ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

نگرانِ اعلیٰ
مفتی محمودؒ

سب اسلامی نظام نافذ کر رہے ہیں

اور

ہم نظامِ مصطفیٰ نافذ کریں گے

22/16

اس شمارے میں

۲۰ تا ۲۶ اپریل ۱۹۷۹ء | شمارہ ۱۶ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسہ

اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جب نبی کی راہ میں ہر اک الم قبول
ہر خار دشت طیبہ کا ہے میرے لیے پھول

دشت عرب ہے آنکھوں میں لہراتے ہیں ببول
باغ تصورات میں میرے کھلے ہیں پھول

محفل میں ذکر پاک جو حضرت کا آگیا
باران لطف خاص کا ہونے لگا نزول

ہر گوشہ زندگی کا ضیاء بار ہو گیا
مینار روشنی ہے مجھے اسوۂ رسول

حکم خدا پہ اٹھتا تھا ان کا ہر اک قدم
اللہ کے رسول کا ہر کام با اصول

عالم میں یادگار سوانح نبی کی ہے
تاریخ ملک و قوم کی ہر داستاں فضول

آسان ہے فراہمی گنج شائگاں سے
مشکل مگر خزینۂ باطل کا ہے حصول

اللہ کی یاد حب رسالت سے بے نیاز
اس طرز زندگی پہ ہیں جذبات دل ملول

دعوی عشق اور مخالف رہے عمل
اس مدعی کے منہ پہ پڑے خاک اور دھول

وجدی کو مفت دولت کونین مل گئی
جب نذر عشق دل ہوا قیمت ہوئی وصول

مولانا وجدی الحسینی انڈیا

قومی اتحاد کا فیصلہ

پاکستان قومی اتحاد کے مرکزی اجلاس میں قومی اتحاد نے حکومت سے علیحدگی کا متفقہ فیصلہ کر لیا ہے۔ اس فیصلے کے بعد اب قومی اتحاد کے وزراء کا حکومت سے علیحدہ ہونے کا مرحلہ باقی ہے وہ بھی جلد ہی عمل میں آ جائے گا۔ قومی اتحاد کے لیے بہتر بھی یہی ہے کہ اگر اس نے وزارتوں کو خیرباد کہنے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو اب اس میں تاخیر نہیں ہونی چاہیے تاکہ گومگوں کی پوزیشن باقی نہ رہے اور یکطرفہ طور پر آئندہ آنے والے انتخابات کی تیاریاں کی جائیں۔

قومی اتحاد نے مسلم لیگ کے سلسلے میں بھی فیصلہ کیا ہے اور وہ یہ کہ قومی اتحاد نے مسلم لیگ میں اختلافات سے قبل کی مسلم لیگ کو پاکستان مسلم لیگ تسلیم کیا ہے جس کے صدر پیر آف پگارا اور جنرل سیکرٹری ملک محمد قاسم تھے اسی حیثیت سے جناب پیر آف پگارا کو قومی اتحاد نے اجلاس میں شرکت کی دعوت دی ہے۔

پاکستان قومی اتحاد کی اس تمام ترزنگ و ناز اور سوچ بچار کے باوجود مسلم لیگیوں کی طرف سے کچھ حوصلہ افزا اور تعمیری نوعیت کے بیان نہیں آ رہے اور اس طرح سے مایوسی کے بادل چھٹنے کی بجائے مزید گھرے ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔ قومی اتحاد کے حالیہ فیصلہ کے بعد ہر دو گروپوں کو ٹھنڈے دل و دماغ سے کام لیتے ہوئے ملک و قوم کے مفادات کو ذاتی انا پر مقدم رکھنے کی ضرورت تھی مگر ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایسا نہیں ہو سکا۔

سب سے پہلے پگارا لیگ کے جنرل سیکرٹری جناب ایس ایم ظفر نے قومی اتحاد کے اصولی فیصلہ کو اپنی جماعت کی فتح مبین اور اپنے حق میں اصولوں کی جیت سے تعبیر کیا جس پر دوسرے گروہ کا برافروختہ ہونا بدیہی امر تھا لہٰذا دوسری جانب سے بھی اسی لب و لہجہ میں جوابی کارروائی کی گئی۔ نتیجتہً صدر قومی اتحاد کو اپنے فیصلہ کی وضاحت کرنا پڑی۔

اس سے بھی زیادہ افسوسناک یہ امر ہے کہ مسلم لیگ کے صدر جناب پیر آف پگارا بھی اپنے مقام و منصب کا خیال رکھے بغیر خاصے جذباتی انداز میں بیان دے رہے ہیں۔ آں محترم معاف کر دینے اور انتقامی کارروائی نہ کرنے کا ناقوس بجا رہے ہیں۔ جبکہ ان کے منصب کا تقاضا یہ تھا کہ وہ مسلم لیگ میں اختلافات سے پہلے کی پوزیشن کو قبول کرتے ہوئے مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری ملک محمد قاسم سے رابطہ قائم کرتے یا کم از کم معاف کر دینے اور انتقام نہ لینے کے انداز میں بات کرنے کی صدائے نامانوس لگانے سے احتراز کرتے ہوئے آؤ مل کر کام کریں کی صدائے دلنواز لگاتے۔

اس سے بھی بڑھ کر پیر صاحب نے ارشاد فرمایا کہ گذشتہ برس ڈو نومبر سے پہلے جو پوزیشن تھی اس کے مطابق میں جماعت کا سربراہ تھا اور پاکستان مسلم لیگ کی کونسل کی واضح اکثریت نے پارٹی کے جنرل سیکرٹری کو ہٹا دیا تھا۔ اس تازہ ارشاد کا جو جواب دوسری جانب سے آنے کی توقع ہے وہ بھی یقیناً نہلے پہ دہلا ہوگا اور پرنالہ وہیں کا وہیں رہے گا۔ جہاں پہلے تھا رہے پنچ تو ان کا کہنا سر آنکھوں پر۔ اپنے تازہ ارشاد میں پیر صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قومی اتحاد نے تو ہمیں اصل مسلم لیگ تسلیم کر لیا ہے اب ہم یہ فیصلہ کریں گے کہ قومی اتحاد سے ہمارے تعلقات کی کیا نوعیت ہوگی اسے کہتے ہیں ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ۔

سرپرست
مولانا عبیداللہ انور
مدیر
اکرام القادری
مدیر معاون
عمیر الہاشمی

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

جلد نمبر ۲۲ شمارہ نمبر ۱۶

جمعۃ المبارک

بدل اشتراک
سالانہ ۔/۶۵ روپے
ششماہی ۔/۳۳ روپے
سہ ماہی ۔/۱۷ روپے

فی پرچہ
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکے از مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

مکتوب ـــــــ کراچی

موجودہ حکومت لوگوں سے جھوٹے وعدے نہیں کرنا چاہتی

گذشتہ دنوں وفاقی وزیر بلدیات حاجی محمد زمان خان صاحب اچکزئی جب کراچی پہنچے تو ایئرپورٹ پر صوبائی سیکرٹری بلدیات جناب سلمان فاروقی ایڈمنسٹریٹر بلدیہ پیر بادشاہ گیلانی۔ جمعیتہ علماء اسلام کراچی شرقی کے امیر مولانا غلام صمدانی سنٹر کے امیر مولانا محمد ذکریا۔ غربی کے امیر مولانا عبدالرزاق عزیز۔ سیکرٹری اطلاعات سندھ قاری شبیر افضل۔ صوفی عبدالحنان۔ عمران شاہ صوبیدار گل عنایت شاہ خٹک، آغا میاں نور محمد۔ حکیم جمال الدین و دیگر کارکنوں نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ گاڑیوں کے جلوس میں آپ قصر ناز تشریف لائے اور یہاں پر سب سے گھل مل کر باتیں ہوئیں۔

دوسرے دن صبح آپ نے لیمارکیٹ کا دورہ کیا اس دورے میں ایڈمنسٹریٹر بلدیہ مولانا عبدالرزاق عزیز حکیم جمال الدین، قاری شبیر افضل، محمد حسین کپاڈیا میاں نور محمد آپ کے ساتھ تھے۔ لیمارکیٹ میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لیے جب آپ پہنچے تو یہاں مسلم لیگ کے بوستان علی ہوتی اور سعید ہارون بھی استقبال کرنے والوں میں موجود تھے۔ یہاں پر آپ کو ایک استقبالیہ دیا گیا۔

استقبالیے سے خطاب کرتے ہوئے جناب محمد زمان خان صاحب اچکزئی نے کہا کہ موجودہ حکومت لوگوں سے جھوٹے وعدے نہیں کرنا چاہتی۔ بلکہ محدود وسائل کی روشنی میں صرف ان ہی مسائل کو حل کرنے کا بیڑہ اٹھائے گی جنہیں پورا کیا جا سکے انہوں نے کہا کہ عوام کے چھوٹے چھوٹے مسائل حل ہونے لگیں تو بڑے مسائل بھی حل ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں عوامی مسائل سے مجرمانہ غفلت برتی گئی۔ جس کے نتیجے میں لوگوں کی پریشانیاں بڑھتی رہیں۔ اور ماضی کا حکمران طبقہ صرف جیبیں بھرتا رہا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اور قومی اتحاد کے دوسرے وزراء دُور دراز علاقوں کے اسی لیے دورے کر رہے ہیں کہ لوگوں کے مسائل معلوم کریں اور انہیں حل کرنے کی کوشش کریں۔ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا حوالہ دیتے ہوئے وفاقی وزیر نے کہا۔ کہ موجودہ حکومت نے پانچ ماہ کی قلیل مدت میں نظام اسلام کے قیام کی بنیاد ڈال دی ہے اور وہ ملک میں مکمل اسلامی نظام نافذ کر کے رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس سال آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کا وعدہ بھی ضرور پورا کرے گی۔ اسلامی نظام کے تحت اجتماعی زندگی کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ یہ بڑی افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگوں نے اسلام کی روح کو فراموش کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اجتماعی طور پر اپنے مسائل حل کرنے چاہییے۔ مقامی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے۔ وفاقی وزیر نے ایڈمنسٹریٹر بلدیہ کو ہدایت کی کہ وہ لیمارکیٹ کی دکانوں کی صفائی وغیرہ کے انتظام کو بہتر کریں۔ اس موقعہ پر ایڈمنسٹریٹر بلدیہ کراچی نے اعلان کیا کہ لیمارکیٹ کی مرمت کا کام ڈیڑھ لاکھ روپے کی لاگت سے ایک ہفتے کے اندر شروع کر دیا جائے گا۔

وفاقی وزیر نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ اب جبکہ بلدیہ کو زیادہ فعال بنا دیا گیا ہے۔ کچھ عناصر اسے بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ بلدیہ کے متعلق شکایات ان کے علم میں لائیں۔

آخر میں جناب سعید ہارون نے وزیر موصوف کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔ اور آپ نے موجودہ حکومت کی کارگذاریوں کو سراہا۔

اس کے بعد آپ قصر ناز تشریف لائے۔ اور وفود سے ملاقاتیں کیں۔ پانچ بجے جنیکا سنٹر کا افتتاح کرنے کے لیے آپ جب پہنچے تو یہاں پر آپ کا نہایت ہی پُرجوش استقبال ہوا۔ انتظامیہ جنیکا سنٹر نے شہر کے بیشتر معززین کو مدعو کیا تھا۔ پاکستان کی سب ہی پارٹیوں کے کچھ لوگ یہاں موجود تھے۔ آپ جب سٹیج پر تشریف لائے تو سٹیج سیکرٹری نے بار بار معزز مہمان کی آمد کا اعلان کیا۔

آمد کے فوراً بعد آپ نے اس زیر تعمیر عمارت کی نورانی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور اور عصر کی نماز باجماعت ادا کی۔ نماز کے بعد آپ واپس پنڈال تشریف لائے تو جلسے کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی آپ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔

آخر میں جناب اچکزئی صاحب خطاب کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کراچی کی آبادی میں تین لاکھ سالانہ کا اضافہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ اندرون ملک شہروں اور دیہاتوں سے لوگ روزگار کی تلاش میں یہاں آتے ہیں انہوں نے بتایا کہ حکومت دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع فراہم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان قومی اتحاد نے لوگوں کے مسائل حل کرنے اور اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے حکومت میں شمولیت اختیار کر کے اپنے سیاسی مستقبل کو داؤ پر لگا دیا ہے۔ انہوں نے قومی اتحاد پر مختلف الزامات کو غلط قرار دیتے ہوئے کہا کہ عوام اب بھی قومی اتحاد کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی قوانین کے نفاذ سے نہ صرف جرائم میں کمی ہو گی بلکہ لوگوں کی معاشی حالت بھی بہتر ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ خدا کا قانون نافذ

رواں دواں

زاہد بلند شہری

بھٹو کو تختہ دار پر پہنچانے کے ذمہ دار کون ہیں؟

۶ سال کا عرصہ بڑا کٹھن گزرا قوم ان لیڈروں اور بد قماشوں کی چیرہ دستیوں کو محض وقت کے انتظار میں برداشت کرتی رہی۔ قوم کے کئی نونہال۔ بچے بوڑھے۔ زعماء راہنما خواتین، دانشور اور پاکستان کے معمار محنت کش اس صبر آزما انتظار میں ناکردہ گناہ کی پاداش میں کرسی اقتدار کی خاطر سولی پر چڑھا دیئے گئے۔ ۶ سال تک "جمہوریت" مستحکم ہوتی رہی۔ شاید جمہوریت کو نئی شکل دی جا رہی تھی۔ اور وہ تھی "جمہوری آمریت"

وہ اس لیے کہ بقول مسٹر بھٹو کے ریاست کا ہر کام جمہوری طریق پر ہونا چاہیے انہوں نے آمریت کو بھی جمہوری طریقے پر عملی جامہ پہنایا۔ دنیا خاموش تھی حقوق کے علمبردار کانوں میں انگلیاں دیئے بیٹھے تھے اقوام متحدہ کے کرتا دھرتا "جمہوریت" کو پھلتا پھولتا دیکھ رہے تھے۔ اس لیے کہ مسٹر بھٹو ۳۹ فیصد ووٹوں کی "عظیم الشان" اکثریت سے منتخب ہو کر آئے تھے۔ بقول ان کے پاکستان میں قوم کو صرف یہی شخص قوم کا حقیقی "مونس و غمخوار" نظر آیا تھا۔

بہت کچھ دیکھنے کے باوجود قوم نے ۳۹ فیصد ووٹ اس لیے دیئے کہ جو کچھ یہ "بھلا مانس" کہہ رہا ہے وہ ہی کرے گا کشمیر واپس لے گا۔ بھارت سے حسب وعدہ ہزار سال تک لڑے گا۔ ملک ترقی پذیری سے نکل کر ترقی یافتہ بن جائے گا۔ مگر قوم کی امیدیں اور یقین ریت کے محل ثابت ہوئے اور جو اقتدار کی ہوا کے ایک جھونکے سے زمین بوس ہو گئے

اور پھر ظلم ہوا۔ اتنا ہوا کہ حد سے تجاوز کر گیا۔ قوم نے اس ظلم کا بدلہ لینے کی ٹھانی اور ۷۷ء میں واضح اکثریت سے مسترد کر دیا۔ اس شخص نے خود تسلیم کیا پھر بھی بات نہ بنی تو وہ پرانی "ضد" اور آمرانہ طبیعت کو آڑے لے آیا۔ وہ سمجھتا تھا کہ قوم میرے ڈنڈے اور بقول مسٹر بھٹو کے "ریاستی طاقت" کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مگر مسٹر بھٹو غلط سمجھے یا غلط سمجھایا گیا۔ غمخوار اپنا اُلو سیدھا کرتے رہے۔ اور قوم میں انتقام کا لاوا پکتا رہا۔ آخر لاوا ابل پڑا۔ مارچ ۷۷ء سے باقاعدہ حقوق کے حصول اور ظلم و بربریت کے خاتمہ کے لیے تحریک شروع ہو گئی عوامی جدوجہد کا محاذ قائم ہو گیا۔ پوری قوم متحد ہو گئی۔ ظالموں اور مظلوموں میں حقوق کے حصول کے لیے مذاکرات بھی ہوئے مگر بے سود وہ ضدی۔ ہٹ دھرم اور ڈھیٹ شخص آخری وقت تک اپنے "حلال خور" مشیروں کے دام میں پھنسا رہا اور اڑ گیا کہ یہ منظور ہے۔ یہ منظور نہیں۔ فلاں قبول ہے اور فلاں مسترد!

یہ سلسلہ جولائی تک جاری رہا۔ دوسری طرف سخت سردی اور چلچلاتی دھوپ میں ملک کی حفاظت کرنے والے سجیلے جوان بھی خاموش نہ تھے وہ صورتحال کا اچھی طرح جائزہ لے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر بھٹو کوئی نہ کوئی معاہدہ ان سے طے کرو پانی سر سے گزر رہا ہے۔ وہ کہتا "آج کر لوں گا۔ کل کر لوں گا وہ ٹالتا رہا اور کہتا رہا کہ یہ لوگ بے جا مطالبات کر رہے ہیں۔ میں ان ناجائز مطالبات پر سر تسلیم کیسے خم کر لوں؟ "غدار" ہیں ملک تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر میں ان کے مطالبات تسلیم کر لوں تو ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ بابائے قوم کی امانت کی حفاظت نہیں ہو سکے گی۔ آپ انہیں نہیں جانتے۔

ملک کے محافظ ان کی یہ باتیں سن کر سوچتے کہ کیا یہ شخص واقعی سچ کہہ رہا ہے۔ مگر ان کے ذہن میں ساتھ ہی ساتھ ہٹلر کا یہ مقولہ بھی آتا جس میں اس نے کہا ہے کہ

"سب کو اپنا حریف نہ بناؤ صرف ان لوگوں کو جو تمہارے سخت ترین دشمن ہیں۔ اگر تم نے سب سے مخالفت مول لی تو دنیا کہے گی کہ کیا یہ سب لوگ جو اکثریت میں ہیں غلط ہیں اور واحد شخص سچا ہے ایسا نہیں ہو سکتا"

ان کے لیے سوچنے اور غور کرنے کا مقام تھا کہ کیا پوری قوم غدار ہے ملک تباہ کرنا چاہتی ہے؟ یہ واحد شخص ہی صحیح ہے۔ انہوں نے بڑے سوچ بچار اور غور و فکر کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ قوم ملک کی دشمن ہرگز نہیں ہو سکتی ایک شخص یا ایک مخصوص گروہ تو ہو سکتا ہے۔ اور بالآخر جیالے محافظ قوم کی سوچ کے دھارے فیصلہ کن مرحلہ پر پہنچ گئے کہ

"نہیں اب قوم کا مزید خون نہیں بہہ سکتا ہے۔ ہم ملک تباہ نہیں ہونے دیں گے۔ اس کی بنیادیں لاکھوں مسلمانوں کی ہڈیوں اور خون سے رکھی گئی ہیں۔ اب ظلم کا ہاتھ پکڑ لینا چاہیئے"

چنانچہ ۴ اور ۵ جولائی ۷۷ء کی رات کو دو بجے ان جیالوں نے ظالم کو مزید ظلم سے روکنے وحشت و بربریت کا خاتمہ کرنے کے لیے بھٹو کے اقتدار کا سنگھاسن توڑ پھوڑ دیا۔ حق کی فتح ہوئی۔ باطل چلا گیا پھر یہ نور امن و عافیت ایسا پھیلا کہ اس سے نظام اسلامیہ کی چکا چوند کر دینے والی شعاعوں نے سامراجیوں اور اسلام دشمنوں کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا۔ ان سے یہ برداشت نہ ہو سکا۔ اور انہوں نے گزشتہ سال سے اسلام اور پاکستان پر بالواسطہ اور بلاواسطہ مخصوص "تنقید" شروع کر دی۔

جس کا واحد مقصد اسلام کے خلاف ایک محاذ قائم کیا جاوے۔

ظالم اور جابر کے ظلم کا نشانہ بننے والے خود اس کی جماعت کے اراکین اس کی "لازوال" کرسی کے زوال کے بعد اسلام سے خائف ہو گئے اپنی اپنی بولیاں بولنے لگے۔ اسلام کے خلاف زبان درازی شروع کر دی اور اسلام مخالف تحریک چلانے میں ایسے

محو ہیں کہ
"وہ آپس میں لڑیں یا مریں مگر اسلام مخالفت میں ہم سب ایک ہیں"

عبرتناک انجام کو پہنچنے والے آمر کے مظالم کا شکار ہونے والوں میں سے ایک لاہور میں خود اس کی پیپلز پارٹی کے نیشنل اسمبلی کے رکن احمد رضا قصوری کے والد گرامی مرحوم نواب محمد احمد خان ہیں • بے دردی سے گولیوں کی بوچھاڑ مخالف کا کچھ نہ بگاڑ سکی۔ باپ نشانہ بن گیا۔ رپورٹ درج ہوئی ملزموں میں مسٹر بھٹو کا نام درج کرایا گیا۔ مگر معاملہ بزور طاقت دبا دیا گیا۔ ۷۷ء میں ہی اس مقدمے کو دوبارہ شروع کیا گیا۔ معاملہ ہائیکورٹ تک پہنچ گیا دونوں طرف سے گواہ پیش ہوئے۔

عدالت کی تمام کارروائی کھلی ہوئی ملکی اور غیر ملکی اخبار نویس بلا روک ٹوک اسے بلاناغہ سنتے رہے۔ اسی دوران مغرور ملزم "تکبر" اور سابقہ وزارت عظمیٰ کے نشے میں عدالت عالیہ کا مذاق اڑاتا رہا۔ عدالت سے نپٹنے کی دھمکیاں دیتا رہا۔ اسے زعم تھا کہ اس کے ساتھ "پوری قوم ہے" اس کی وکالت کرنے والے بڑے مضبوط ہیں۔ عدالت اس کے نزدیک کوئی حیثیت نہ رکھتی تھی۔ عدالت نے انصاف کیا۔ اور فیصلہ دیا کہ مجرم کو قتل کے جرم میں موت واقع ہونے تک تختہ دار پر لٹکایا جائے۔ گنے چنے فسادی شر پسند بھٹو کی نام نہاد حمایت میں اسلام کی مخالفت کے لیے میدان میں آ گئے۔ مسٹر بھٹو ہائیکورٹ کے فیصلہ ہونے تک تمام عدالتی کارروائی کو محض ڈرامہ سمجھ کر ہنس کر ٹالتے رہے۔ فیصلہ ہونے کے بعد مسکراہٹ یکدم غائب ہوگئی اپنی طاقت اور نام نہاد خیالی عوامی حمایت کی عدم موجودگی کا یقین سا آنے لگا۔

سپریم کورٹ میں اس کے خلاف درخواست دی گئی اور اپیل کی گئی کہ تمام مقدمہ مکمل سنا جائے۔ جبکہ یہ بات سپریم کورٹ کی روایات کے منافی ہے کہ تمام مقدمہ دوبارہ اسی طرح دھرایا جائے۔ مگر مجرم کی خواہش اور اسے مستقبل قریب میں صفائی کا موقع فراہم نہ کرنے کے شکوہ کے پیشگی ازالے کے لیے سپریم کورٹ کے نو ججوں نے تمام سماعت دوبارہ کی۔ سزائے موت کے مجرم کو وہ تمام رعایت دی گئیں جو اے کلاس کے مجرم کو دی جاتی ہیں۔

سپریم کورٹ کے مکمل بنچ نے آخر درخواست مسترد کر دی اور سزائے موت بحال رکھی۔ یہ فیصلہ کثرت رائے سے تھا۔ اس فیصلہ کے خلاف پھر درخواست نظر ثانی دائر کی گئی۔ وہ بھی طویل بحث کے بعد مسترد کر دی اور بالآخر صدر مملکت نے بھی اس کی سزائے موت کی معافی کی اپیل جو اس کی سوتیلی بہن اور اس کی پست ذہنیت سے ناواقف اس کے غیر ملکی دوستوں نے کی تھی مسترد کر دی یوں ۴ اپریل کو تہجد کے وقت دو بجے بے گناہوں کا قاتل، سامراجیوں کا ایجنٹ اسلام دشمنوں کا رفیق، فتنوں کی جڑ، فساد کا منبع کیفر کردار کو پہنچا دیا گیا۔

بقول مولانا مفتی محمود اور نوابزادہ نصراللہ خاں کے کہ اس کی موت کے بعد ہمارے اس سے اختلافات ختم ہوگئے ہیں۔ ہم فی الحال اس کالم میں اس کی ذات کے متعلق کچھ نہیں کہیں گے۔

اب جبکہ بزعم خویش طاقتور اپنی موت کے تصور سے کوسوں دور وہ شخص منوں مٹی تلے اپنے کئے کا خمیازہ بھگت رہا ہے۔ اس کے پیشہ ور فتنہ کالمسٹ اور کرائے کے حمایتی پیٹتے رہے ہیں۔

ان پر ہذیانی کیفیت کا سا سماں ہوتا ہے اور کچھ اپنی اپنی صفائی پیش کر رہے ہیں کچھ شکر ادا کر رہے ہیں اور سکون و چین کے سانسوں سے دل ہی دل میں خوش ہو رہے ہیں کہ مفت میں اس کی وجہ سے ہم بدنام ہو رہے تھے۔

بعض ایسے بھی ہیں اس کی تعریفوں کے پل باندھ رہے ہیں بعض صحافتی چیتھڑے جو صرف ایک ہاتھ کی انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ اس کی حمایت میں ایسے مگن ہیں کہ ہر مرنے والے شخص کو مسٹر بھٹو کی یاد کے کھانے میں ڈال رہے ہیں۔ اس سلسلے میں کراچی سے نکلنے والا پیپلز پارٹی کا کرائے کا معاصر روزنامہ "صداقت" ۸ اپریل کی اشاعت میں ایک خبر یوں شائع کرتا ہے۔

"لیاقت آباد میں ایک شخص نے بھٹو کی پھانسی کی خبر سن کر خود کو پھانسی دے دی۔ بتایا جاتا ہے کہ ایم ایم حق جناب بھٹو کے پروانوں میں سے تھا اور اسے بھٹو سے زبردست دلی لگاؤ تھا۔ ۴ اپریل کو جب اسے پھانسی کی خبر ملی تو اس نے اخبار کا ضمیمہ خریدا اور جب اسے یقین ہو گیا کہ بھٹو کو واقعی پھانسی ہو چکی ہے تو اس نے اپنا کمرہ بند کرکے بڑی خاموشی سے خود کو پھانسی لگا لی۔ ایم ایم حق کی نعش دو دن تک پنکھے سے لٹکی رہی جب نعش سے تعفن اٹھنے لگا تو پڑوسیوں نے پولیس کو خبر کر دی"

یہی خبر لاہور کے روزنامہ "امروز" میں اس طرح چھپی۔

"کراچی، ۷ اپریل لیاقت آباد میں ایک پچاس سالہ شخص نے بے روزگاری سے تنگ آ کر گلے میں پھندا ڈال کر خودکشی کر لی"

آپ دونوں روزناموں میں شائع ہونیوالی ایک ہی خبر کا غیر جانبدارانہ تجزیہ کیجئے کہ کس طرح پیپلز پارٹی کے وظیفہ خور اخبار نے اس شخص کی موت کو بھٹو کی یاد کے کھانے میں ڈال کر یہ ثابت کرنے کی مذموم کوششیں کی ہیں کہ اس پر جان دینے والے "پروانے" اب بھی موجود ہیں۔ عوام اس سے اسی طرح محبت کرتے ہیں جس طرح ۷۰ء میں کیا کرتے تھے۔

پھانسی کے بعد پاکستان سمیت دنیا بھر کے اخبارات میں یہ بحث چھڑ گئی کہ اس کی موت کا ذمہ دار کون ہے؟ اور یہ بحث ہنوز جاری ہے۔ اس بحث میں حصہ لیتے ہوئے لاہور کا روزنامہ "مساوات" اور وظیفہ خور کچھ لوگ کہہ رہے ہیں بقول ان کے مسٹر بھٹو کو جنرل ضیاء الحق نے ذاتی دشمنی یا بالفاظ دیگر اپنے اقتدار کو دوام بخشنے کے لیے پھانسی پر چڑھایا ہے غلط بحث کے حصہ دار معدودے چند لوگ اس موقع پر سپریم کورٹ اور ہائیکورٹ کی انصاف پسندی اور غیر جانبدارانہ رویے کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں وہ یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ مسٹر بھٹو کے دور میں نیپ پر جو پابندی لگی وہ کس حد تک درست تھی؟ حیدرآباد ٹریبونل کہاں تک قانونی تھا؟ قانونی اداروں کو اپنا مطیع بنانا کس قانون سے سیکھا؟

گردش ایام

میم - الف

سب اسلامی نظام نافذ کر رہے ہیں اور ہم نظامِ مصطفیٰ نافذ کرینگے

ایک کرم فرما سے ملاقات

جمعیتہ علماءِ پاکستان (نورانی گروپ) نے راولپنڈی میں میلاد کانفرنس کے دوران ایک اجلاس بلایا جس میں آئین میں ترمیم کی گئی اور اس طرح عزت مآب نورانی میاں اور فضیلت مآب جنرل سیکرٹری مولانا عبدالستار خان نیازی جو ہفت روزہ نقیبِ ملت کے توسط سے شہرت کے نقطۂ عروج پر پہنچ چکے ہیں دونوں حضرات دوبارہ اپنے عہدوں پر براجمان ہوگئے۔

سُنی کانفرنس، میلاد کانفرنس یہ کانفرنس اور وہ کانفرنس کے نورانی مقاصد اس طرح پورے ہو جائیں گے لیکن یہ تمام تر کارروائی کراچی اور سندھ گروپ کی طرف سے ظہور پذیر ہوگی۔ جبکہ دیگر صوبے اب اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ عہدوں کی یہ بندر بانٹ ختم ہونی چاہیے۔

ہمارے کرم فرماتے جب "بندر بانٹ" کا لفظ استعمال فرمایا تو ہم نے پوچھا کہ آپ نے "بانٹ" کے لیے "بندر" کا لفظ کیوں منتخب کیا۔ تو اس نے کہا کہ چونکہ چندہ افریقہ سے آتا ہے۔ اور بندر بھی افریقی جنگلوں میں زیادہ ہوتے ہیں۔ بنابریں یہ لفظ موزوں سمجھا گیا۔ شہر کراچی میں بھی ایک بندر روڈ ہے اس لیے بھی یہی موزوں تھا۔

ہم نے ان کے اس نکتہ رس ذہن کی داد دیتے ہوئے ان سے پوچھا کہ حضور صرف یہ بتلائیے کہ یہ جو ہر چہار طرف آپ نے سوانگ رچا رکھا ہے کہ کانفرنس پہ کانفرنس کر رہے ہیں اور ہر اخبار میں ہزاروں روپے کے اشتہارات مسلسل آرہے تھے قطع نظر اس "ایڈ" کے اس پر کچھ اظہار خیال فرمادیں کہ ان کانفرنس میں آپ نے ملک کو کیا دیتا ہے؟ قوم کے لیے کیا سوچتا ہے؟ اور آئندہ انتخابات کا مرحلہ آتا ہے؟ جے یو پی کس طرح طاقت ور بن کر ابھرے گی؟ جبکہ اتحاد تو طاقتور بن کر ابھر رہا ہے یہ جے۔ یو۔ پی کیسے ابھرے گی۔؟

انہوں نے فرمایا کہ ہم نے ایک ایسا منشور تیار کر لیا ہے کہ قوم ہمیں اکثریت سے منتخب کرے گی۔ ہم نے وضاحت چاہی تو انہوں نے فرمایا کہ دیکھئے اس وقت جتنی سیاسی پارٹیاں میدان میں موجود ہیں وہ سب اسلامی نظام کی بات کرتی ہیں اور نظام مصطفیٰ کی کوئی بات ہی نہیں کرتا۔ اس لیے اوّل تو ہم نظامِ مصطفیٰ نافذ کریں گے یہ وہابی نظامِ مصطفیٰ کیا جانیں؟

ان کے اس علمی ملفوظ سے ہمیں اس واعظ بے نظیر کا قصہ یاد آگیا۔ بے اختیار جی چاہتا ہے کہ قارئین کرام بھی محظوظ ہوں۔

تو قصہ یہ ہے کہ ایک بہت بڑے عالم کسی مسجد میں خطیب تھے۔ اتفاق سے وہ آنکھوں سے معذور تھے واعظ صاحب تشریف لائے تو اعلان فرمایا کہ لوگوں نماج (نماز) کے بعد رواج (واعظ) ہوگا۔ ذرا رکنا۔ چنانچہ نمازی کچھ دیر کے لیے ٹھہر گئے۔ تو واعظ صاحب نے واہی تباہی اِدھر اُدھر کی جاہلانہ باتیں کیں —— واعظ صاحب جب وعظ سے فارغ ہوئے تو حافظ صاحب نے واعظ صاحب کو بلایا۔ اور پوچھا کہ جناب کی تحصیل کہاں سے ہوئی؟ میرا پوچھنے کا مطلب یہ —— تو فرماتے ہیں واعظ صاحب کہ فیصل آباد تو ضلع ہے۔ ہماری تحصیل تو ٹوبہ ہی ہے۔

حافظ صاحب نے فرمایا کہ میرا مطلب یہ ہے کہ آپ نے کچھ کتابیں پڑھ رکھی ہیں؟ اب واعظ کی دکھتی رگ پھڑکی اور فرمایا کہ جناب! میں نے پکی روٹی پڑھی۔ درود ہزاری پڑھا۔ درود ماہی پڑھا۔ درود لکھی پڑھا۔ اور تو کیا جانے اندھا؟ اور کالا جادو، عرف قانونِ محبت بھی پڑھی ہے۔

تو ہمارے کرم فرمانے بھی علمیت کی رُو میں فرمایا کہ یہ وہابی کیا جانے "نظامِ مصطفیٰ"؟ یہ تو اسلامی نظام نافذ کر رہے ہیں —— اور دوسری بات یہ ہے کہ ان کی سیاست دیکھیئے یہ ہے کہ ہم لوگوں کو حق وانصاف مہیا کریں گے شہری آزادیاں دیں گے۔ قانون کی حکمرانی دیں گے۔ ضروریات زندگی کو آسان بنانے کی خاطر مہنگائی پر کنٹرول کریں گے۔ اور دفعہ ۱۴۴ نہیں ہوگی۔ پولیس کی دست درازیوں سے لوگوں کو محفوظ رکھا جائے گا۔ یہ بھی کوئی منشور ہے اس میں کوئی بھی انقلابی بات نہیں ہے۔ منشور تو ہمارا ہوگا اور ہماری سیاسی بالادستی سب کو تسلیم کرنی پڑے گی۔

ہمارے منشور کے چند انقلابی فکر انگیز نکات یہ ہیں۔ کہ ہم انگوٹھے چومنے کا سائنسی طریق کار لوگوں کو بتلائیں گے۔ لوگ کہیں گے جناب روٹی، کپڑا، مکان کا بندوبست ہو۔ ہم کہیں گے۔ لے لے گیارھویں والا دا نام تے ڈُبی ہوئی تر جائیں گی"

باقی صفحہ ۱۴ پر

شریعت بنچ اور اصلاحِ معاشرہ میں ان کا کردار

مہمان خصوصی حاجی محمد زمان خان اچکزئی وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی کا خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

حاضرینِ کرام !

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'

پاکستان نیشنل سنٹر راولپنڈی کے منتظمین مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے آج کی مجلس کے لئے ایسے موضوع کا انتخاب کیا ہے جو وقت کی اہم ضرورت ہے۔ موجودہ حکومت نے شریعت بنچوں کے قیام سے ایک ایسا انقلابی قدم اٹھایا ہے جس کی اس سے قبل کسی حکومت کو توفیق نہ ہوسکی۔ ملکی آئین میں اس کی گنجائش تو رکھی گئی کہ پاکستان میں کوئی قانون قرآن و سنت کے منافی نہیں بنایا جائے گا لیکن عملاً اس طرف کوئی توجہ نہ دی گئی۔ ایسا کرنا کوئی مشکل نہ تھا لیکن دراصل خلوص نیت کا فقدان تھا۔ بعض ادوار تو ایسے بھی تھے کہ عمداً قوم کو مذہب و اخلاق سے بتدریج دور کیا گیا تا کہ عوام اس نظریے کو فراموش کردیں جس کی بنا پر یہ اسلامی مملکت وجود میں آئی تھی۔

ایک آزاد اسلامی معاشرہ قائم کرنے کیلئے جنوبی ایشیا کے مسلمانوں نے مسلسل جد وجہد کی اور مالی وجانی قربانیاں دیں لیکن افسوس کہ ان قربانیوں کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا۔ بلکہ کوشش کی گئی کہ قوم کے ذہن کو مسموم نظریوں سے پراگندہ کیا جائے یہاں تک کہ قیام پاکستان کے جواز کو ہی مشکوک بنا کر پیش کیا جانے لگا۔

اسلام دشمن قوتیں اس حقیقت سے باخبر تھیں کہ اگر مسلمانوں کی دینی و ملی وابستگی کو کمزور کر دیا جائے تو ان میں آسانی سے انتشار پھیلایا جا سکتا ہے۔ انہیں معلوم تھا کہ مسلمان اگر کانَّھُم بُنیانٌ مَّرصُوصٌ ط کی علامت بن جائیں تو کوئی دنیاوی طاقت ان کو شکست نہیں دے سکتی۔ چنانچہ مختلف طریقوں سے مسلمانوں میں تفریق پیدا کی گئی اور کسی حد تک اس مذموم عمل میں غیر اسلامی نظریات کے حامل عناصر کو کامیابی بھی ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت تھی کہ ایسے حالات دیر تک قائم نہ رہے اور ایسے عوامل وجود میں آگئے جو اسلامی اقدار اور اصلاح معاشرہ کے نفاذ میں ممد و معاون ثابت ہوئے۔

پاکستان کی اکثریت فساد معاشرہ سے تنگ آچکی ہے اور اس بات کی خواہاں ہے کہ دین و اخلاق کی عملداری ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ربیع الاول کے مبارک مہینے میں جب صدر ضیاء الحق نے اسلامی حدود و اور عشر و زکوٰۃ کے نفاذ اور شریعت بنچوں کے قیام کا اعلان کیا تو ملک بھر میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی اور عوام نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ پاکستان کے حصول کا جو مقصد تھا اس کی تکمیل کی طرف پہلا قدم اٹھا دیا گیا ہے انہیں امید بندھی کہ اب اسلامی اقدار کو فروغ حاصل ہوگا۔ بے راہروی۔ بد اخلاقی بد دیانتی اور بے انصافی کا استحصال ہوگا۔ لیکن چونکہ ابھی تک مکمل طور پر ان حدود اور احکام پر عملدرآمد شروع نہیں ہوا لہٰذا اس کے نتائج ابھی ظاہر نہیں ہوسکے۔ یہ ایک قدرتی امر ہے کہ ایک رات میں کسی معاشرے میں انقلاب برپا نہیں ہوسکتا کیونکہ صدیوں کی روایات اور غیر ملکی قوانین کے نفاذ کا اثر بآسانی زائل نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے لئے سعی پیہم کی ضرورت ہے۔

جنوبی ایشیا کے باشندے ایک طویل عرصے تک برطانوی حکومت کے زیر اثر رہے۔ اپنی گرفت کو مضبوط کرنے کے لئے ان حکام نے ایسے دیوانی اور فوجداری قوانین نافذ کئے جو مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں پر یکساں طور پر حاوی تھے۔ بہت سے قوانین اسلامی شریعت سے متصادم تھے لیکن مسلمان بے بس و مجبور تھے کہ ان میں قرآن و سنت کے مطابق ترمیم کراسکیں۔ یہی احساس محرومی تھا جس نے مسلمانوں کو ایک آزاد اسلامی مملکت کے مطالبے پر اکسایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے مسلمانوں کی اس خواہش کو حقیقت کا روپ دیدیا لیکن حصول آزادی کے بعد ایسی کوئی معقول وجہ نہ تھی کہ غیر شرعی قوانین کو زیادہ دیر تک تحفظ دیا جاتا۔ جبکہ جبر و اکراہ کے کوئی بھی اندرونی یا بیرونی عوامل اس راہ میں حائل نہ تھے۔

بحمد اللہ ہماری زندگی میں ہی ایک ایسا باسعادت موقع سامنے آیا ہے کہ معاشرے میں شرعی احکام اپنی فوقیت اور برتری قائم کریں اور بعض غیر شرعی انگریزی قوانین جو طویل عرصے تک دین اور معاشرے دونوں میں فساد کا باعث رہے ہم ان سے قطع تعلق کرلیں۔ اس سے قبل اعلیٰ عدالتوں میں دیندار اور احکام شریعت سے واقف ارکانِ عدلیہ اس بات کے خواہاں تو تھے کہ وہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اسلامی شریعت کے مطابق فیصلہ دیں لیکن مروجہ قوانین کا محدود دائرہ انہیں اس امر کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹوں میں شریعت بنچوں کے قیام سے اب یہ آسانی پیدا ہوگئی ہے کہ غیر اسلامی قوانین کی نشاندہی کی جاسکے اور اس کی روشنی میں مناسب ترامیم کر کے ان کو اسلامی شریعت کے احاطہ

محمد طیب کشمیری

قائدینِ جماعت کے اوصاف و خصائص

اس پُرفتن اور پُرآشوب دور میں جہاں اور بہت سے نئے نئے فتنے جنم لے رہے ہیں وہاں ایک فتنہ قیادت کا بھی ہے ۔ ہر جماعت اپنی لیڈری چمکانے اور اپنا استحقاق ثابت کرنے کے درپے ہے اور ہر شخص جو کسی جماعت اور پارٹی سے نکالا گیا ہو دوسرے دن وہ بھی کسی نئی جماعت کی تشکیل کرکے اس کے سربراہ ہونے کا اعلان کرتا ہے ۔ ہر ذی شعور اس صورت حال کو دیکھ کر حیران اور انگشت بدنداں ہو کر رہ جاتا ہے کہ یہ کیا ماجرا ہے ؟ شتر بے مہار کی طرح جو چاہے جب چاہے مسندِ قیادت پر براجمان ہو کر اپنی طرف مائل و متوجہ کرنے میں مصروف و مشغول ہو جاتا ہے ۔ قیادت کے لیے کیا شرائط ہیں اور قائدین میں کن اوصاف کا پایا جانا ضروری ہے اس سے نہ عوام واقف اور نہ ہی خواص ۔ اس لیے ضرورت اس امر کی تھی کہ قائدین کے اوصاف و خصائص عقلی اور شرعی نقطۂ نظر سے بیان کئے جائیں تاکہ عوام ان اوصاف و خصائص کے پیشِ نظر غلط اور صحیح قیادت میں امتیاز کرکے لیڈروں کی بھرمار کو ختم کرکے امن و سکون کا سبب بنیں ۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر قائدین کے اوصاف بیان کئے جاتے ہیں ۔ علماء اجتماعیین نے قائدین کے لیے بنیادی اوصاف جو بتائے ہیں وہ یہ ہیں ۔ تربیت ، صلاحیت ، فنائیت ، علمیت ، صبر و یقین ، فراست ، عدالت حفاظت ، دعوت و تبلیغ ، قوتِ استدلال ، اہلیت ، اب بالترتیب ہر ایک کی تفصیل ذیل میں پیش کی جاتی ہے ۔

تربیت

قبل اس کے کہ کوئی شخص مسندِ قیادت پر اپنے لیے جگہ حاصل کرے اور دوسروں کی تربیت میں مصروف ہو ضروری ہے کہ پہلے اس کی اچھی تربیت بھی ہو چکی ہو ۔ اس کی تربیت کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ جماعت کے دیگر افراد کی طرح مقتدیوں کی صف میں رہ کر دوسرے قائدین کی قیادت میں انسانی مزاج اور حالات کے نشیب و فراز سے اچھی طرح واقفیت حاصل کرے ۔ موقع کے لحاظ سے بعض جذبات کو دبانے اور بعض کو بروئے کار لانے کا تجربہ حاصل کر چکا ہو ۔ سطحیت سے ہٹ کر گہرائی پر نظر ڈالنے والا ہو ۔ اس نے ماضی کی عظمتوں سے محض عقیدت رکھنے کی بجائے ان کے محرکات اور روح سمجھا ہو اور حال کی پُرفریب اُمیدوں میں گم ہونے کے بجائے صحیح زاویہ نگاہ متعین کرنے کا اندازہ ہو سکیا ہو غرض اس طرح اس کی تربیت ہوئی ہو کہ ہر موڑ کو سمجھ کر صحیح راہ عمل تلاش کر سکتا ہو ۔

دوسری صورت یہ کہ کسی قائد کی قیادت تو اسے میسر نہ کی ہو لیکن اس کی زندگی حالات کچھ اس قدر مختلف گزرے ہوں کہ زمانہ خود اس کا معلم بن گیا ہو ۔ گردوپیش کے ماحول نے غور و فکر کی نئی نئی راہیں اس کے سامنے کھول دی ہوں اور وہ انسانی مزاج اور اس کی ضروریات سمجھنے میں کامیاب ہو گیا ہو خلاصہ یہ کہ قدرتی طور پر اس کی ایسی تربیت ہوئی ہو کہ ذہن و دماغ کا ایک خاص سانچہ اخلاص و عمل کا ایک خاص نقشہ اور احوال و ظروف کا ایک خاص اندازہ سامنے آ گیا ہو ۔

صلاحیت

قائدین میں صلاحیت ان کے کام اور مقام کی مناسبت سے ہونی چاہیے وہ دراصل قوم کی روح اور اس کے دل کے طبیب ہوتے ہیں ۔ ان کا کام مزاج اور طبیعت کی اصلاح ہے ان کے لیے ایک ایسی صلاحیت درکار ہے کہ وہ مختلف انسانی مزاج اور وقت کی اہم ضروریات کو سمجھ سکیں اور تشخیص اور تجویز کے مراحل سے گزر کر باقاعدہ تربیت کے ذریعہ انسان کو نیابتی فرائض کی بجاآوری کا پر لگا سکیں ۔

فنائیت

فنائیت کا مطلب یہ ہے کہ قائدین جس نظریہ کی قوم کو دعوت دیں وہ ان کے دل و دماغ میں اس قدر رچ بس گیا ہو کہ اب کسی اور کی گنجائش نہ ہو ۔ اسی سے عشق و محبت ہو اور اسی کی نشر و اشاعت کو ہر چیز سے زیادہ محبوب رکھتے ہوں ۔ نہ کسی مصیبت کی انہیں پرواہ ہو اور نہ کوئی توقع اور لالچ انہیں اس راہ سے ہٹا سکتی ہو ۔ انبیاء کرام کی زندگی فنائیت کے بلند سے بلند نمونہ کی مثال پیش کرتی ہے ۔ خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف ہر بڑی سے بڑی تکلیف کو برداشت کرتے ہیں اور دوسری طرف آپ سے ہر قسم کی خواہش کی تکمیل کا وعدہ کیا جاتا ہے اس کے باوجود آپ فرماتے ہیں :۔

"اگر میرے ایک ہاتھ پر سورج
اور دوسرے ہاتھ پر چاند رکھا جائے
جب بھی میرے پائے استقامت کو
لغزش نہ آئے گی"

غرضیکہ قائدین جس خیال اور نظریہ کی طرف

لوگوں کو دعوت دینے میں ضروری یہ ہے کہ پہلے وہ خود اس نظریہ کو اپنے دل و دماغ پر اس طرح مسلط کر چکے ہوں کہ اب ان کے دماغ میں سوائے اس نظریہ کے جس کی وہ اشاعت کر رہے ہیں اور کوئی نظریہ قابلِ قبول اور لائق تقلید نہ ہو اور اس نظریہ کے خلاف باقی جتنے نظریے ہیں وہ سب ان کو باطل اور وہم نظر آتے ہوں جب تک قائد اس رتبہ کو حاصل نہیں کرتا اس وقت تک اس میں قیادت کی صلاحیت اور اہلیت پیدا نہیں ہوتی۔

قائد اپنے اس نظریہ میں اس قدر پختہ ہو کہ باوجود موانع اور مصائب و الآم کے حائل ہونے کے وہ ہر وقت اپنے نظریہ کی اشاعت اور اپنے مقصد کی دعوت میں سرگرم رہے دنیا کا خوف، حکومت کا ڈر جان و مال کی محبت، اعزہ و اقارب کی علامت غرض دنیا کی کسی مصیبت کا خیال اسے اپنے مقصد کی دعوت سے کسی وقت باز نہ رکھ سکے۔

علمیّت

علمیّت سے مراد یہ ہے کہ قائد جس نظریہ کی دعوت دے رہا ہے دیکھنا یہ ہے کہ قائد اس نظریۂ حیات کے اغراض و مقاصد، معارف و مسائل اور حقائق و دقائق سے خود بھی واقف ہے یا نہیں مثلاً پاکستان اسلامی مملکت ہے اس کا ہر لیڈر، قائد اور امیدوار حلقہ اسمبلی عوام کے سامنے کامیابی کی صورت میں قرآن و سنت پر مبنی نظام نافذ کرنے کا وعدہ کرتا ہے اب عوام کو یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا یہ قائد اور لیڈر بذاتِ خود بھی اس نظامِ حیات کو جانتا ہے یا نہیں۔ قرآن حکیم نے تو واشگاف الفاظ میں ان لوگوں کو اَن پڑھوں اور جاہلوں میں شمار کیا ہے جو قانون الٰہی سے ناواقف اور بے خبر ہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

ومنھم امیون لا یعلمون الکتاب۔

اور ان میں سے کچھ اَن پڑھ بھی ہیں جو کتاب کو نہیں جانتے۔

اور عقل کا بھی یہی تقاضا ہے کہ کوئی ناواقف اور بے خبر آدمی قیادت کے لائق نہیں۔ لیکن یہ آج کا زمانہ ہے کہ اس میں انسانوں کے بنائے قانون، آئین اور دستور کے جاننے والوں کو تو پڑھا لکھا سمجھا جاتا ہے لیکن خالق کائنات کے نظام حیات کے جاننے والوں، اس پر گہری بصیرت اور مکمل عبور حاصل کرنے والوں کو اَن پڑھ، جاہل اور غیر تعلیم یافتہ طبقہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ قرآن حکیم نے اصل صورتحال کو وضاحت کے ساتھ سامنے رکھ کر پڑھے لکھے اور اَن پڑھ طبقے میں امتیاز اور واضح فرق بیان کرکے عوام کو فیصلہ کرنے کے لیے آسانی پیدا کر دی۔

عملیّت

عملیت سے یہ مراد ہے کہ قائد نظریہ حیات کو بروئے کار لانے کے لیے سرتاپا عمل بن جائے یہ نہ ہو کہ لوگوں کو تو اسلامی قوانین کے فوائد و ثمرات اور نفاذ کے بعد امن و سکون کا درس دیا جائے اور خود ان سے اعراض و روگردانی برتی جائے چنانچہ قرآن حکیم نے مشرکین کے ایک خیال کی تردید فرماتے ہوئے قیادت اور رہنمائی کے لیے دو اصول بتائے ارشاد ہے۔

او لو کان اباؤھم لا یعلمون شیئاً ولا یھتدون۔

اگرچہ ان کے باپ دادا دین کی نہ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ کسی آسمانی کتاب کی ہدایت رکھتے ہوں۔

اس آیت کی تفسیر میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہٗ اپنی شہرۂ آفاق تفسیر ”معارف القرآن“ میں لکھتے ہیں۔

> ”غور کرنے والوں کے لیے قرآن کے اس ایک جملہ نے کسی شخص یا جماعت کی اقتداء کرنے کا ایک صحیح اصول بیان کرکے اندھوں کے لیے بینائی کا اور جاہل اور غافل کے لیے انکشاف حقیقت کا مکمل سامان فراہم کر دیا ہے وہ یہ کہ یہ بات تو معقول ہے کہ نہ جاننے والے، جاننے والوں کی، ناواقف لوگ واقف کاروں کی پیروی کریں جاہل آدمی عالم کی اقتدا کرے لیکن یہ کوئی معقول بات نہیں کہ علم و عقل اور ہدایت کے معیار سے ہٹ کر اپنے باپ دادا یا کسی بھائی بند کی اقتدار کو اپنا طریقہ کار بنا لیا جائے اور بغیر یہ جانے ہوئے کہ یہ مقتداء خود کہاں جا رہا ہے اور ہمیں کہاں پہنچائے گا اس کے پیچھے لگ جائے“

چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں

> ”ہر انسان پر سب سے پہلے تو یہ لازم ہے کہ وہ اپنی زندگی کا مقصد اور اپنے سفر کا رُخ متعین کرے پھر اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے یہ دیکھے کہ کون ایسا انسان ہے جو اس مقصد کا راستہ جاننے والا بھی ہو اور اس راستہ پر چل بھی رہا ہو۔ جب کوئی ایسا انسان مل جائے تو بے شک اس کے پیچھے لگ لینا اس کو منزل مقصود تک پہنچا سکتا ہے یہی حقیقت ہے ائمہ مجتہدین کی تقلید کی، کہ وہ دین کو جاننے والے بھی ہیں اور اس پر عمل پیرا بھی۔ اس لیے نہ جاننے والے ان کا اتباع کرکے دین کے مقصد یعنی اتباع خدا اور رسول حاصل کر سکتے ہیں اور جو گم کردہ راہ ہو۔ منزل مقصود کو خود ہی جانتا ہو یا جان بوجھ کر منزل کے خلاف سمت چل رہا ہو اس کے پیچھے چلنا ہر عقل مند کے نزدیک اپنی سعی و عمل کو ضائع کرنا بلکہ اپنی ہلاکت کو دعوت دینا ہے

اس علم و حکمت اور روشن خیالی کے زمانہ میں بھی افسوس ہے کہ لکھے پڑھے، ہوشمند اور عقل والے لوگ بھی اس حقیقت کو نظر انداز کیے ہوئے ہیں اور آج کی بربادی اور تباہی کا سب سے بڑا سبب نااہل اور غلط مقتداؤں اور لیڈروں کے پیچھے چلنا ہے۔

قرآن کریم کے اس جملہ نے اقتداء کا نہایت معقول اور واضح معیار دو چیزوں کو بنایا ہے علم اور اقتداء، علم سے مراد منزل مقصود اور اس تک پہنچنے کے طریقوں کا جاننا ہے اور اقتداء سے مراد اس مقصد کی راہ پر

چلنا یعنی صحیح علم پر عمل مستقیم۔

خلاصہ یہ ہوا کہ جس شخص کو مقتداء بناؤ تو پہلے یہ دیکھو کہ جس مقصد کے لیے اس کو مقتداء بنایا ہے وہ اس مقصد اور اس کے طریق کار سے پوری طرح واقف بھی ہے یا نہیں؟

غرض کسی کو مقتداء بنانے کے لیے علم صحیح اور عمل مستقیم کے معیار سے جانچنا ضروری ہے۔ محض باپ دادا ہونا بہت سے لوگوں کا لیڈر ہونا یا صاحب مال و دولت ہونا یا صاحب حکومت و سلطنت ہونا ان میں سے کوئی چیز بھی ایسی نہیں جس کو معیار اقتدار سمجھا جائے" معارف القرآن ص ۳۴۹-۳۵۰

صبر و یقین

قیادت اور امامت کے لیے امام اور قائدین ان تیس اخلاقی و عملی صفات کا پایا جانا ضروری ہے جن کا ذکر سورۃ براۃ میں التائبون الخ سے سورہ مومنون میں قد افلح المومنون الخ سے اور سورۃ احزاب میں ان المسلمین الخ سے ہوا۔ ان تیس صفات کا خلاصہ ذیل کی آیت میں دو لفظوں میں ذکر کر دیا ارشاد ہے۔

وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیتنا یوقنون ؎۔

اور ہم نے بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگوں کو امام و پیشوا اور مقتداء بنا دیا جو اپنے پیغمبر کے نائب ہونے کی حیثیت سے باذن ربانی لوگوں کو ہدایت کیا کرتے تھے جبکہ انہوں نے صبر کیا اور جبکہ وہ ہماری آیتوں پر یقین کرتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مفتی صاحب مرحوم لکھتے ہیں:۔

"اس آیت میں علماء بنی اسرائیل میں سے بعض کو امامت و پیشوائی کا درجہ عطا فرمانے کے دو سبب ذکر فرمائے اول صبر کرنا دوم آیات الٰہیہ پر یقین کرنا، صبر کرنے کا مفہوم عربی زبان کے اعتبار سے بہت وسیع اور عام ہے اس کے لفظی معنی باندھنے اور ثابت رہنے کے ہیں اس جگہ صبر سے مراد احکام الٰہیہ کی پابندی پر ثابت قدم رہنا اور جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرام یا مکروہ قرار دیا ہے ان سے اپنے نفس کو روکنا ہے جس میں تمام احکام الٰہیہ کی پابندی آجاتی ہے اور یہ بہت بڑا عملی کمال ہے۔ دوسرا سبب ان آیات الٰہیہ پر یقین رکھنا ہے اس میں آیات کے مفہوم کو صحیح سمجھنا پھر سمجھ کر اس پر یقین کرنا دونوں داخل ہیں یہ بہت بڑا علمی کمال ہے خلاصہ یہ ہے کہ امامت و پیشوائی کے لائق اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف وہ لوگ ہیں جو عمل میں بھی کامل ہوں اور علم میں بھی کامل، یہاں عملی کمال کو علمی کمال سے مقدم بیان فرمایا جبکہ ترتیب طبعی میں علم عمل سے مقدم ہوتا ہے اس میں اشارہ اس طرف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ علم قابل اعتبار ہی نہیں جس کے ساتھ عمل نہ ہو"

معارف القرآن ص ۷۴-۷۵ ج ۷

فراست

اس سے مراد مردم شناسی ہے کہ قرائن سے کھرے کھوٹے صادق و کاذب میں تمیز کر سکے خیرخواہ بدخواہ، طماع، مخلص، خائن و امین، پست ہمت و تنگ حوصلہ اور بلند ہمت اور فراخ حوصلہ میں امتیاز کر سکے اور ہر ایک کی عقل و دانائی کو اپنی فراست ایمانی کی ترازو میں تول کر یہ معلوم کرے کہ کون آدمی کس خدمت کے لائق اور کون کس منصب کے قابل ہے۔

عدالت

اس سے مراد خصومات کے فیصلہ کا سلیقہ ہے جو بنی آدم کے درمیان وقوع پذیر ہوں پس ضروری ہے کہ قائد اور امیر خدا شناس اور قانون عدل و انصاف کے تابع ہو غنی و فقیر، رذیل و شریف قریب و بعید اور دوست و دشمن کی پاسداری کیے بغیر ان تمام کو عدل و انصاف کی رو سے ایک نظر سے دیکھے۔

حفاظت

اس سے مراد فسق و فجور، جور و تعدی اور مفسرین کے فساد اور ملحدین اور مبتدعین کی رخنہ اندازی کے سدباب کا سلیقہ ہے پس قائد اور امیر کو دانشور دلیر، صاحب حمیت اسلامی و غیرت ایمانی خیرخواہ صالحین اور بدخواہ مفسدین ہونا چاہیے۔

دعوت و تبلیغ

اس سے مراد دین اسلام کی تبلیغ اور اس کی طرف بنی نوع آدم کو دعوت دینا ہے چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باوجود قائد انسانیت ہونے دعوت و تبلیغ کے فرائض ادا کرنے کے پابند رہے لہٰذا ان کے امتی اور خاص کر قائدین پہ تو بہت ہی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ جہاں اور بہت سی باتوں اور حالات سے لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں ضروری ہے کہ دین اسلام کے احکام و مسائل سے بھی عوام الناس کو روشناس کرائیں۔

قوت استدلال

قائدین میں ادائیگی اور بیان کی ایسی قوت ہونی چاہیئے کہ اپنے خیالات کو زمانہ کی اصطلاح و زبان کے مطابق مؤثر انداز میں مخاطب کی طرف منتقل کر سکیں۔

ہر زمانہ میں خیالات کی ادائیگی، طرز گفتار اسلوب تحریر اور طریقہ استدلال وغیرہ میں فرق ہوتا ہے سب مخاطب بھی یکساں نہیں ہوتے اس لیے تحریر اور گفتگو کو مؤثر بنانے کے لئے تمام حیثیتوں کی رعایت ضروری ہے۔ موقع اور محل کے لحاظ سے اس کی چند صورتیں ہیں

(۱) کبھی حاکمانہ انداز اختیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے (۲) کبھی حکیمانہ انداز سے کام چلتا ہے۔ (۳) کبھی تاکید سے کام نکلتا ہے (۴) اکثر تکرار کی ضرورت پڑتی ہے (۵) کبھی صرف دعوی کافی ہوتا ہے (۶) کبھی دعوی کے ساتھ دلیل لازمی بن جاتی ہے کبھی غیر شعوری طور پر دوسرے کی طرف اثر منتقل

کرنے کی کوشش ہوتی ہے بہر حال موقع اور محل کی نزاکت سے واقف ہونا ضروری ہے۔

چند بنیادی اصول

علماء اجتماعین نے قائدین کے لیے چند بنیادی اصول وضع کئے ہیں جنہیں ذیل میں درج کیا جاتا ہے

(۱) ابتداء میں قوم کو صرف ان باتوں کی دعوت دی جائے جو بنیادی ہوں، قرآن کریم میں ہر نبی کی دعوت میں مثبت اور منفی دو بنیادی پہلو ذکر کئے گئے ہیں۔

۱۔ واعبدوا اللہ اے لوگو تم اللہ کی عبادت کرو۔

۲۔ واجتنبوا الطاغوت۔ اور طاغوت سے پرہیز کرو۔

(۲) حتی الامکان ہر ایک کے مقام اور حیثیت کی تصدیق کر کے قدر مشترک پر جمع کرنے کی کوشش ہو جیسے ہر نبی نے دوسرے نبیوں کی تصدیق کی ہے اور ابتداء میں قوم کو قدر مشترک پر جمع ہونے کی دعوت دی ہے۔ مصدقاً لما معکم یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم۔

(۳) بڑی چیز کی خاطر چھوٹی چیزوں کو قربان کر دینا چاہیے۔

(۴) کسی ایسی چیز سے تعرض نہ کرنا چاہیے جو زیادہ اہم نہ ہو لیکن قومی رعنیت کی بناء پر اس کی وجہ سے نفرت کا اندیشہ ہو۔

امام نووی شارح مسلم نے مذکورہ اصول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل طرز عمل سے اخذ کئے ہیں۔

حطیم خانہ کعبہ کا ایک حصہ تھا اور کعبہ سے علیحدہ تھا اس کے باوجود رسول اللہ صلعم نے اس کو کعبہ کے ساتھ شامل کرنے کا حکم نہیں دیا۔ اس کی وجہ یہ فرمائی:۔

"اگر تیری قوم نئی نئی کفر سے اسلام کی طرف نہ آئی ہوتی تو میں کعبہ توڑ کر اساس ابراہیم پر اس کی تعمیر کرتا اور حطیم اسی میں شامل کرتا"

اہلیت

شریعت نے جو اوصاف وخصائص قیادت وسیادت کے لیے مقرر کیے ہیں اگر کسی مدعی قیادت میں یہ اوصاف پائے جاتے ہیں تو بلا شبہ عوام الناس کو اس کی قیادت میں جمع ہو کر منزل مقصود تک پہنچنے کی کوشش کرنا چاہیے اور اگر اوصاف بالا سے خالی اور عاری ہونے کے باوجود پھر بھی کوئی شخص قیادت کے لیے اپنا استحقاق ثابت کرنے میں لگا ہوا ہے تو اہل ایمان کو ایسی قیادت مسترد کر کے اس شخص کو ترجیح دیں جو موجودہ لوگوں میں سے قابلیت، دیانت امانتداری، علمیت اور عملیت کے اعتبار سے سب سے زیادہ فائق ہو۔

بعض روایات میں ہے کہ جس شخص نے کوئی عہدہ کسی ایسے شخص کے سپرد کیا جبکہ اس کے علم میں دوسرا آدمی اس سے زیادہ قابل اور اہل موجود تھا تو اس نے اللہ کی خیانت کی اور رسولؐ کی اور سب مسلمانوں کی، آج دنیائے اسلام میں جہاں بھی نظام حکومت کی ابتری نظر آتی ہے وہ سب اس قرآنی تعلیم کو نظر انداز کرنے کا نتیجہ ہے۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"جب دیکھو کہ کاموں کی ذمہ داری ایسے لوگوں کے سپرد کر دی گئی ہے جو اس کام کے اہل اور قابل نہیں تو اب اس فساد کا کوئی علاج نہیں قیامت کا انتظار کرو۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ

"امامت وپیشوائی ایک حیثیت سے اللہ جل شانہ کی خلافت ہے یہ کسی ایسے شخص کو نہیں دی جا سکتی جو اس کا باغی اور نافرمان ہو اس لیے مسلمانوں پر یہ لازم ہے کہ اپنے اختیار سے اپنا نمائندہ یا امیر کسی ایسے شخص کو مقرر نہ کریں جو اللہ تعالےٰ کا باغی یا نافرمان ہو"

معارف القرآن ص ۳۱۶ ج ۱

شریعت کے بتائے ہوئے اوصاف وخصائص کے مطابق اگر عوام الناس اپنے قائدین کا انتخاب کریں تو امن وسکون اور کامیابی وکامرانی کے وہ نظارے آج بھی دیکھے جا سکتے ہیں جو اللہ تعالےٰ نے اہل ایمان کے ساتھ کئے ہیں اور جن کا وقوع قرون اولیٰ میں ہو بھی چکا ہے۔

بقیہ: گردش ایام

لوگ شکایت کرتے ہیں کہ اولاد کی کمی ہے۔ تو ہم یہ کہیں گے دیکھو ایک کتیا بارہ بارہ بچے دیتی ہے۔ بھلا کیوں ــــ؟

اصحاب کہف کے پیروں کے ساتھ کتا بھی رہا تھا۔ اس نے اولاد ہی تو مانگی تھی۔ جاؤ درباروں پر آپ کو وہاں سب کچھ ملے گا۔

بہر حال عام جماعتوں کی یہ غیر سیاسی ور طفلانہ باتیں ہمیں سمجھ نہیں آتیں کہ تھی آزادی دیں گے انصاف عام ہوگا۔ یہ بھی کوئی منشور ہے۔ لوگوں کو اس وقت جو تکلیف ہے اور جس پریشانی کا قوم اس وقت شکار ہے۔ اس کا مداوا ہونا ضروری ہے۔

o۔ قوم پریشان ہے کہ اسے درود کوئی پڑھنے نہیں دیتا؟

o۔ قوم پریشان ہے کہ وہابی ہم پر مسلط ہو گئے ہیں۔

o۔ قوم پریشان ہے کہ مزارات کو گرائے جانے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔

بہر حال ہم قوم کی مشکلات کا مداوا کر رہے ہیں ورنہ ہمیں خطرہ ہے کہ اگر یہ وہابی انہی طرح مسلط رہے تو ہماری جماعت کے کچھ لوگ انہیں افیمیوں کی طرح چل بسیں گے۔ جنہیں ۱۲ ربیع الاول کے بعد سے افیون میسر نہیں ہو رہی۔

بقیہ:۔ زمان خان اچکزئی

بلیں لایا جائے۔

شرعیت پنچوں کے قیام سے ان کے معزز ارکان پر ایک عظیم ذمہ داری بھی عائد ہو گی ہے کہ وہ قرآن وسنت کا گہرا مطالعہ کریں اور فیصلہ کرتے وقت قرآن مجید کی اس آیت کو پیش نظر رکھیں جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول یعنی پھر اگر تمہارے درمیان اگر کسی معاملہ میں تنازعہ ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو۔

شریعت پنچوں کی سفارشات کے نتیجے میں جب قوانین شرعی صورت اختیار کر لیں گے تو انسانی اقدار اور معاشرتی انصاف کے تقاضے خود بخود پورے ہوں ہوں گے۔ معاشرے میں انقلاب آئے گا اور آج کے پریشان حال افراد سکون کی زندگی بسر کر سکیں گے

پاکستان قومی اتحاد کے صدر نے کہا

ہم نے سمندر میں غوطہ لگایا اور سمندر سے نایاب موتی نکال کر عوام کو دے دیئے

اور ہمارے بعض ساتھی سمندر کے کنارے پر ہی کھڑے رہ گئے

یہ اُن کا مقدّر تھا اور وہ ہمارا نصیب۔ آؤ ہمارے ساتھ مل کر کام کرو

جوں جوں یہ اطلاع عام ہوتی گئی کہ پاکستان قومی اتحاد کے مرکزی قائدین حضرت مولانا مفتی محمود صاحب جناب نوابزادہ نصر اللہ خان۔ جناب خان محمد اشرف خان۔ جناب حمزہ ایم اے جناب بارک اللہ خان اور جناب مولانا زاھد الراشدی ۴ مارچ کو میانوالی تشریف لا رہے تھے عوام کے دل میں ایک نیا ولولہ اور جذبہ پیدا ہوتا گیا اور عوام اپنے قائدین کو خوش آمدید کہنے کی تیاریاں کرتے رہے۔

۲۶ فروری کو پاکستان قومی اتحاد کے ضلعی اجلاس میں جو کہ حضرت مولانا محمد رمضان صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا قائدین کی آمد کے سلسلہ میں پروگرام کو آخری شکل دی گئی۔ اس سلسلہ میں ایک استقبالیہ کمیٹی بنائی گئی جن کو سارے پروگرام کو نبھانے کی ذمہ داری سونپی گئی کمیٹی کے ارکان مندرجہ ذیل ہیں جبکہ ملک محمد یوسف اور قاری بشیر احمد کو سٹیج اور جلسہ گاہ کی ذمہ داری سونپی گئی۔ چیئرمین استقبالیہ کمیٹی حکیم اللہ ملک۔ دیگر ارکان میں ریاض اکبر خان ایڈووکیٹ صوفی امیر عبداللہ خان صاحب ہیڈ ورثہ۔ محمد افضل خان قاضی احمد سعید صاحب۔ محمد مختار خان ایڈووکیٹ حاجی عطا محمد عرائض نویس۔ مولانا محمد شاہ صاحب۔ اور غلام یٰسین خان شامل ہیں۔

پروگرام کے مطابق بڑے سائز کے خوبصورت اشتہارات چھپوا کر دیواروں پر چسپاں کئے گئے ۲ یوم متواتر منادی کی گئی اور لیاقت آباد سے لیکر عیسیٰ خیل تک قومی اتحاد کے ورکروں نے اپنے قائدین کی آمد اور جلسہ کے اعلانات کئے ۳ مارچ کو تمام کام کا ایک آخری جائزہ لیا گیا۔

۴ مارچ کو پاکستان قومی اتحاد کے ضلعی صدر مولانا محمد رمضان صاحب کی قیادت میں کاروں۔ موٹر سائیکلوں اور سکوٹروں کے ایک بہت بڑے جلوس نے اپنے قائدین کا میانوالی سے ۲۱ میل دُور شادیہ کے مقام پر استقبال کیا۔ جب یہ جلوس بازار ہو کر گزرا تو عوام نے دو رویہ کھڑے ہو کر اپنے قائدین کو سلامی دی اور یہ جلوس موتی مسجد میں اختتام پذیر ہوا۔ بعد قائدین کو ان کی رہائش گاہ پہ لے جایا گیا۔ لیکن میرے قائد نے قوم کے بستر دیکھ کر کہا کہ میں قوم کے بستر پر سونے سے مسجد میں سونے کو ترجیح دوں گا۔ لہٰذا مولانا مفتی محمود صاحب کو مسجد کے ایک کمرہ میں آرام کرنے دیا گیا۔

رات کو بعد نماز عشاء موتی مسجد میں جلسہ عام ہوا۔ جلسہ سے پہلے یعنی سات بجے شام سے لیکر ۹ بجے رات تک پورے زور و شور سے بارش ہوتی رہی۔ لیکن خدا کے فضل و کرم سے ۲ گھنٹے کی متواتر بارش کے باوجود اتنا بڑا اجتماع پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔

۵ مارچ کو پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود صاحب جمعیۃ علماء اسلام کے ضلعی سالار خان شہباز خان کے مکان پہ ان کے والد کی تعزیت کے لیے تشریف لے گئے۔ نوابزادہ نصر اللہ خان اور خان محمد اشرف خان نے وکلاء سے خطاب کیا۔ دوپہر کا کھانا واپڈا ریسٹ ہاؤس چشمہ بیراج میں ملک محمد عارف اور ملک محمد افضل کی طرف سے دیا گیا۔

۵ مارچ ۱۲ بجے دن یہ قافلہ بھکر کیطرف روانہ ہوا پاکستان قومی اتحاد بھکر کے کارکنوں اور معززین شہر نے اپنے قائدین کا استقبال بھکر سے ۳۳ میل دُور دلیوالہ کے مقام پر کیا۔ اور یہ قافلہ ۲ بجے کے قریب بھکر میں داخل ہوا بھکر میں عیدگاہ شمالی میں جلسہ عام ہوا۔

میانوالی میں جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر بارک اللہ خان نے کہا کہ ہم نے شیخوپورہ سے اپنا دَورہ شروع کیا ہے اور یہاں میانوالی پہنچنے سے پہلے ہم نے شاہ کوٹ فیصل آباد، سرگودھا، شاہ پور نوشاب اور قائد آباد میں جلسے کے لیے ہم نے عوام میں جتنا جوش و خروش دیکھا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان قومی اتحاد پہلے سے زیادہ مضبوط ہے اور اس کی مقبولیت کم نہیں ہوئی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ میانوالی میں فوجی فونڈیشن ملز قائم کی جائے۔ پیرا میڈیکل کالج کا اجراء کیا جائے اور چھوٹے دکانداروں اور کھوکھے والوں سے انکم ٹیکس وصول کرنے کی تجاویز واپس لی جائیں۔

مولانا زاھد الراشدی نے کہا کہ ہم حیران ہیں کہ جب نورانی میاں اور بعض دوسرے لیڈر تحریک ختم نبوت میں ہمارے ساتھ مل کر کام کر سکتے تھے تحریکِ نظام مصطفیٰؐ میں ہمارے شانہ بشانہ چل سکتے تھے تو کیا وجہ ہے کہ اب وہ ہمارے ساتھ کام کرنے کو معیوب سمجھتے ہیں۔

مسٹر حمزہ نے کہا کہ آج جو لوگ پاکستان قومی اتحاد سے نکل کر قومی اتحاد کے خلاف مذموم پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ وہ یہ نہ بھولیں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ مل کر ۲ سال تک کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر قومی اتحاد کے قائدین بُرے ہیں تو قومی اتحاد پہ الزام تراشی

کرنے والے بھی انہی میں سے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان قومی اتحاد جس مقصد کے لیے بنا اور پھر ۷ مارچ کے بعد تحریک نظام مصطفیٰ میں جن نوجوانوں نے قربانیاں دیں۔ قومی اتحاد سے اخراج کرنے والی پارٹیاں نظامِ مصطفیٰ اور شہیدوں کے لہو سے غداری کر رہی ہیں۔

خان محمد اشرف خان نے کہا کہ اللہ کے فضل و کرم سے ملک میں اسلام کا عادلانہ نظام رائج ہو چکا ہے اور اس کی کامیابی کا دارومدار ہم پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے صدر ضیاء الحق اور وفاقی کابینہ کے ارکان کو اپنے آپ پر اسلام نافذ کرنا پڑے گا ورنہ ہم ان کا محاسبہ کریں گے۔ انہوں نے رحم کی اپیل کو انگریزی دور کا فلسفہ قرار دیا۔

نوابزادہ نصر اللہ خاں نے کہا قوم اور ملک کے مفاد اور اسلامی نظام کے نفاذ اور جمہوریت کی خاطر قومی اتحاد نے حکومت میں شمولیت اختیار کی اور اس طرح قومی اتحاد نے اپنے مفاد کو داؤ پر لگایا ہے تاکہ ملک میں مارشل لاء کے دور کو مختصر کیا جا سکے۔ انہوں نے انتباہ کیا کہ اگر ملک کے بنیادی مسائل کو از سرِ نو اٹھایا گیا تو اس ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچے گا۔ انہوں نے کہا کہ جب بلدیاتی انتخابات پہلے کرائے جا سکتے ہیں تو پھر قومی اسمبلی کے انتخابات کرائے جائیں۔ مولانا مفتی محمود نے کہا۔ اسلامی حدود کے نفاذ سے پاکستانی معاشرہ جرائم سے پاک ہو جائے گا۔ انہوں نے الگ ہو جانے والی جماعتوں سے کہا کہ خدارا آؤ اور ہمارے ساتھ مل کر کام کرو۔ انہوں نے کہا کہ تحریک میں مشترکہ مقاصد کے لیے اتحاد ضروری تھا تو آج اس کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے دکھ بھرے لہجے میں کہا کہ کتنے افسوس کا مقام ہے کہ جب ہم ایک خاص مقصد کو حاصل کرنے کے لیے روانہ ہوئے تو اکٹھے تھے۔ اور جب ہم ساحل پر پہنچے تو بھی اکٹھے تھے۔ لیکن جب ہم نے سمندر میں غوطہ لگا کر موتی نکالے اور ان کو عوام میں تقسیم کیا اور کچھ بدنصیب کنارے پر کھڑے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگ ہمیں گالیاں دیتے ہیں۔ لیکن ہم ان

ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا مفتی محمود نے جمعیۃ کے کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں ووٹروں کی فہرستوں کی جانچ پڑتال کریں اگر کسی صاحب کا ووٹ بننے سے رہ گیا ہو تو وہ متعلقہ آفیسروں سے مل کر اپنا ووٹ بنوائیں اور اس سلسلے میں ذرا بھی سستی نہ کریں۔

(غلام اکبر سلیمانی مرکزی آفس سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام

حافظ ارشاد احمد دیوبندی

ایک لاکھ ۲۵ ہزار اسم ذات اللہ پڑھنے کا معمول رہا

فخر الہند حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی نور اللہ مرقدہٗ دار العلوم دیوبند کے چھٹے مہتمم اور دار العلوم کے نامور محقق فقیہہ النفس مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن کے بڑے بھائی تھے آپؒ جمعیۃ العلماء ہند کے بہترین مشیر بھی تھے بلکہ ایک بار ایک اہم اجتماع میں خطبۂ صدارت بھی آپ نے دیا تھا اور بقول حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی مرحوم حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت فرمائی تھی کہ جمعیۃ علماء کو دو آدمیوں کو ہرگز نہیں چھوڑنا چاہئے ان دو خوش قسمت اصحاب میں سے ایک حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم ہی تھے اور دوسرے ابوحنیفہ ثانی حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپؒ جسمانی لحاظ سے کافی کمزور تھے مگر اوصافی اعتبار سے آپ کا رتبہ اور مقام بہت ہی اعلیٰ اور بلند تھا۔ آپ نے دار العلوم کا اہتمام ایسے دور میں سنبھالا جب بفضل خدا دار العلوم پوری دنیا سے خراج تحسین حاصل کر چکا تھا اور اپنی نیک شہرت اور اعلیٰ کارکردگی کے باعث کافی پھیل چکا تھا اور طلباء کرام کی تعداد بھی سینکڑوں سے متجاوز ہو چکی تھی۔ آپؒ ۱۳۲۵ھ میں نائب مہتمم مقرر ہوئے اور ۱۳۴۸ھ تک مہتمم رہے تاریخ دیوبند میں آپ کا تدبر فراست، انتظامی امور دور اندیشی اور رُدور بینی ضرب المثل کی صورت میں نمایاں دکھائی دیتی ہے انیس۱۹ سال کی اس مختصر مدت میں دار العلوم نے حیرت انگیز ترقی کی جس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ صرف تعمیرات اور کتب خانہ کے سلسلہ میں لاکھوں روپے کا اضافہ ہوا اور حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحبؒ مہتمم دار العلوم خلف الرشید حضرت شیخ نانوتوی مرحوم کے وصال کے بعد ۱۳۴۸ھ تک آپؒ صدر مہتمم رہے مگر ان غیر معمولی مصروفیات کے باوجود بھی اپنے کئی ایک مفید کتابیں تصنیف فرمائیں مقامات حریری جو کہ اپنے فن کی ایک مشکل ترین کتاب ہے اس پر بھی آپ نے ہی حاشیہ لکھا اور طلباء و علماء کے لیے اس کتاب کو آسان کر دیا اس کے علاوہ ایک قصیدہ تقریباً ۳۰۰ عربی اشعار پر مشتمل تصنیف فرمایا جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سو معجزات کو قلمبند فرمایا بڑی مبارک کتاب ہے بعد میں اس کو آسان کرنے کے لیے اُردو زبان میں حضرت شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی شرح لکھی دو اور کتابیں بھی موجود ہیں ایک کا نام "اشاعت اسلام" اور دوسری کا نام "تعلیماتِ اسلام" ہے دونوں بہترین نادر کتابیں ہیں جن سے مصنف کی اعلیٰ قابلیت اور ان کی مخلصانہ سعی کا اعجاز معلوم ہوتا ہے اس کے علاوہ آپؒ اور اد و وظائف بھی پابندیٔ اوقات سے ادا فرماتے رہے فرائض کے علاوہ نوافل سے بھی غیر معمولی تعلق خاطر تھا تلاوت بھی بغیر ناغہ ادا کرنے کی عادت تھی اور دیگر معمولات بھی تھے مگر روزانہ اور التزام کے ساتھ ایک لاکھ ۲۵ ہزار بار اسم ذات "اللہ" پڑھنے کا معمول بھی رہا۔ اللہ اللہ کیسے جامع اور بابرکت لوگ تھے اور قدرت نے ان کے اوقات کار میں کیسی برکت عطاء فرمائی تھی کہ گھر کے کاروبار بھی خود اپنے ہاتھوں سے کر کے فرحت محسوس کرتے ایک بڑے ادارہ کا اہتمام و انتظام بھی پوری طرح انجام دیتے اور ذکر اللہ میں بھی کسی بڑے سے بڑے عابد و زاہد سے پیچھے نہ رہتے یعنی تعلق باللہ میں بھی کمی واقع نہ ہوتی اور خدمت خلق میں بھی پوری طرح مشغول رہتے۔

اٹھارہ ہزار فتاویٰ کا مصنف

مفتی اعظم دار العلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن نور اللہ مرقدہٗ آپ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے تقدس عبادت طہارت زہد و طاعت اور تبحر علمی میں یگانۂ روزگار تھے شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحب مرحوم اور بہت سے صاحب کمالات حضرات نے آپؒ سے فتویٰ نویسی کا فن سیکھا آج بھی عزیز الفتاویٰ جو حضرت ممدوح مرحوم کے نام سے شائع ہو چکا ہے بہ اکثر و بیشتر مفتیان کرام کا واحد ماخذ ہے اور یہ بھی ایک عجیب علمی لطیفہ ہے کہ بوقت وفات بھی آپ کے ہاتھ میں ایک استفتاء تھا جو موت واقع ہو جانے کے بعد خود بخود آپ کے سینہ مبارک خصوصاً دل کے مقام پر گر گیا، صاحب کرامات تھے مگر آپ کے نفس کی اصلاح اس قدر ہو چکی تھی کہ اپنا سودا وغیرہ بازار سے خود خریدنے کے لیے تشریف لے جاتے اور ہمسایہ لوگوں میں سے بیواؤں اور دیگر ضرورت مندوں کا سودا بھی خود خرید کر کے لے آتے اور اگر بوجھ بڑھ جاتا تو دیگر سامان بغل وغیرہ میں دبا لیتے پھر ہر ایک کو مع حساب وغیرہ سودا مہیا کرتے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق کہ کسی عورت کو سودا دینے کیلئے جاتے وہ کہتی مولوی صاحب آپ تو غلط سودا لے آئے ہیں میں نے یہ چیز مقدار کے لحاظ سے اتنی منگائی تھی تو آپؒ فوراً بازار جاتے اور اس کی شکایت کا ازالہ

کرکے سوداس کے حسب منشا لے آتے، یہی حال آپکے مرشد حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تھا خرید وفروخت کے علاوہ بھی اپنے گھر کا کام تو داپنے ہاتھ سے کرتے آپ کی عادت مبارک یہ تھی کہ سامان ہمیشہ ہی اپنے دامن میں لایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ دامن میں سامان لانا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی سنت مبارک ہے تدریس کے ساتھ ساتھ افتاء کی شاندار اور لاثانی خدمات بھی آپ نے انجام دیں آپ چونکہ فقیہ النفس تھے اور فقہ پر آپ کو غیر معمولی مہارت تامہ حاصل تھی حضرت شیخ الفقہ مولانا اعزاز علی صاحبؒ کا ایک قول ہے کہ میں جب وقت کنز الدقائق کے حاشیہ سے فارغ ہوا تو یہ مسودہ بغرض اصلاح اور بغرض اضافۂ معلومات کے لیے حضرت مفتی صاحب مرحوم کی خدمت اقدس میں پیش کیا آپ نے تمام حاشیہ کو سرخ نشان سے نگین کرکے رکھ دیا اور فرمایا کہ اس جگہ فلاں فلاں صفحہ کی عبارت ضرور درج ہونی چاہیے اس لیے کہ حضرت مفتی صاحب مرحوم کی رگ رگ میں فقہ رچا اور بسا ہوا تھا بقول حضرت مولانا اعزاز علی صاحب مرحوم اگر حضرت مفتی صاحب مرحوم زمانۂ سابق میں ہوتے تو فقہ میں صاحب مسلک ہوتے لیکن باوجود فقیہ النفس ہونے کے حضرت امام اعظم قدس اللہ سرہ العزیز کی تقلید کا قلادہ اپنے گلے میں ڈال رکھا تھا اور پھر اس پر حضرت مفتی صاحبؒ فخر بھی کیا کرتے تھے اور اہل علم حضرات کے لیے مسلک حنیفہ کے حق ہونے کی یہی بڑی دلیل ہے فتاویٰ کی گھڑی سفر اور حضر میں اپنے ساتھ رکھتے اور جب بھی موقع ملتا تحریر فرمانا شروع کر دیتے اس قدر قابلیت کے باوجود بھی نماز اور وضو کے مسائل تک کتاب دیکھ کر بتلاتے اور لکھتے اور خود ہی فرماتے کہ یہ طریقہ میں نے اس لیے اختیار کر رکھا ہے کہ ممکن ہے کہ کبھی مجھ سے سہو ہی ہو جائے اور دھوکہ میں غلط مسئلہ بتا دوں لیکن کتاب دیکھ کر بتاتے ہیں میری ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے حضرت امام العصر مولانا علامہ محمد انور شاہ کاشمیری جن کے تبحر علمی کی عظیم الشان دھاک بر اعظم ایشیا میں بیٹھی ہوئی تھی حضرت ممدوح مفتی صاحبؒ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "اب سے ایک صدی پہلے تک اس شان کا فقیہ النفس علماء کی جماعت میں نظر نہیں آتا بحوالہ (مقدمہ فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

چنانچہ مرقوم ہے کہ اٹھارہ ہزار فتاویٰ آپ نے اپنے زمانہ میں تحریر فرمائے اور یہ امر بھی مسلم ہے کہ آپ کے بعد تا حال آپ جیسا مفتی خود دار العلوم دیوبند کو بھی نہ مل سکا اور شاید مستقبل میں بھی ایسا عظیم الشان مفتی میسر نہ آسکے حضرت مفتی صاحبؒ کو امام ربانی حضرت مولانا الشیخ گنگوہیؒ سے بھی دلی تعلق تھا اس لیے جو شبہات وارد ہوتے آپ گنگوہ پیادہ پا چل کر حل کراتے چنانچہ منقول ہے کہ ایک بار رات کے وقت لیس للانسان الا ما سعیٰ کے مقصد مطلب اور مفہوم سے متعلق شبہ اور اشکال ہوگیا شبہ یہ تھا کہ جب انسان کو اس کی اپنی سعی کا اجر ملتا ہے تو مردوں کو ایصال ثواب کیسے پہنچ سکتا ہے؟ کیونکہ یہ دوسروں کی سعی ہے یہ شبہ ہوا تو خیال آیا کہ اگر آج شب کو میرا انتقال ہوگیا تو قرآن کریم کی ایک آیت کے متعلق دل میں شک وشبہ لیکر جاؤں گا بس اسی وقت رات کو ہی گنگوہ کا سفر شروع کر دیا جو کہ وہ بھی پیادہ پا ہی تھا صبح ہوتے ہی آپ منزل مقصود یعنی آستانہ رشیدیہ حاضر ہوگئے اس وقت کہتے ہیں کہ حضرت شیخ گنگوہی صبح کا وضو فرما رہے تھے آپ نے السلام علیکم کہا حضرت الشیخؒ نے جواباً وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ علیہ کہہ کر دریافت فرمایا کون صاحب؟ حضرت مفتی صاحب نے عرض کیا "عزیز الرحمٰن"۔ اس کے بعد اپنا اشکال پیش کیا تو حضرت الشیخ گنگوہیؒ نے ارشاد فرمایا کہ یہاں سعی سے مراد ایمان کی سعی ہے یعنی کسی کا ایمان کسی کے کام ہرگز ہی نہیں آئے گا باقی ایصال ثواب مومن مسلمان کے حق میں ضرور قبول کر لیے جاتے ہیں (رسالہ دار العلوم دیوبند بابت ماہ جولائی ۱۹۵۸ء)

اس واقعہ سے آپ حضرات خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپ کو قرآنی علوم سے کس درجہ عشق تھا آپ کی تقریباً مکمل تعلیم وتربیت اکابرین دیوبند کی رہین منت تھی آپ حضرت قاسم العلوم مولانا الشیخ نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور عارف باللہ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ کے خصوصی تلمیذ رشید تھے ۱۲۹۵ھ میں آپ فارغ التحصیل ہوئے اور دوسرے سال حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحب مہتمم دار العلوم کے ہمراہ دار العلوم میں بلا معاوضہ مدرس مقرر ہوگئے حضرت مفتی صاحبؒ کو درس تدریس کے ساتھ بھی غیر معمولی تعلق خاطر تھا اس لیے بہت ہی جلد کامیاب مدرس کی حیثیت سے آپ کی شہرت ہوگئی اس لیے مدرسہ عالیہ رام پور کے اراکین بڑی منت سے حضرت کو اپنے مدرسہ میں بغرض تدریس لے گئے اور دس روپیہ ماہوار مشاہرہ مقرر ہوا مگر تقریباً آٹھ سال کے بعد آپ واپس دار العلوم تشریف لے آئے تھوڑے عرصہ تک آپ دار العلوم کے مہتمم بھی رہے مگر بعد میں مجلس شوریٰ نے آپ کو مستقلاً مفتی اعظم تجویز کیا مگر افتاء کے ساتھ آپ مدرس بھی تھے۔

(مقدمہ فتاویٰ دار العلوم دیوبند)۔ مفتی صاحبؒ ایسے کمالات کے مالک آدمی نے اگرچہ اپنے علمی مرتبے کے مطابق تصنیفات میں خود زیادہ کام نہیں کیا ہاں آپ کی عظمت اور شان علمیت آج فتاویٰ دار العلوم دیوبند میں موجود ہے مگر یہ کمی آپ کے لائق وفائق خلف الرشید حضرت مولانا عتیق الرحمٰن صاحب حضرت مفتی صاحب کے خلف اکبر ہیں آپکی تصنیفات جن حضرات کو پڑھنے کا اتفاق ہوا ہوگا وہ میرے ساتھ ضرور اتفاق کریں گے کہ اس شعر میں ان حضرات کی ترجمانی کی گئی ہے ؎

فکلکم آتی ما اتی ابیہ
فکل فعال کلکم عجائب

یعنی تم سب اپنے باپ دادا کی جگہ پر آئے ہو اور تم سب کے سب کام خوش کن اور حیرت انگیز ہیں۔

مراسلہ نگار توجہ فرمائیں

ایڈیٹر کے نام مراسلات کے صفحہ پر صرف وہی مراسلات شائع کئے جاتے ہیں جو مختصر صاف اور کاغذ ایک طرف لکھے گئے ہوں۔

کراچی کی پوری آمدنی اسی شہر پر ہی خرچ ہو رہی ہے

ہم سڑک، اسپتال، اور اسکولوں کی اصلاح پر بھرپور توجہ دے رہے ہیں

وفاقی وزیر بلدیات محمد خان اچکزئی سے محمد جمیل خان کا انٹرویو

سوال :- تعارف کے بعد پہلا سوال وزیر موصوف سے کیا کہ آپ ابتداء سے مسلم لیگ کے رکن رہنے اور تحریک پاکستان میں بھی آپ نے اس پارٹی کے رکن کی حیثیت سے حصہ لیا اور جمعیتہ علماء اسلام کے متعلق مشہور ہے کہ وہ پاکستان تحریک کے مخالف تھی پھر آپ نے کس طرح اس جماعت میں شمولیت اختیار کرنے کو قبول کیا۔

جواب : جمعیتہ علماء اسلام کے پاکستان بننے سے قبل ایک الگ نظریات تھے اور اس وقت ہر جماعت کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ برصغیر کے مسلمانوں کے لیے جو لائحہ عمل بہتر سمجھیں اس کو اختیار کریں اور اس کی ہی لوگوں کو دعوت دیں جمعیتہ علماء اسلام قیام پاکستان سے قبل یہ محسوس کرتی تھی کہ برصغیر میں انگریزوں کو نکالنا سب سے اولین فرض ہے اور اس کے بعد چونکہ برصغیر میں مسلمانوں نے بہت زیادہ حکومت کی ہے اس لیے پورے برصغیر میں مسلمانوں کا حق ہے کہ وہ حکومت کرے اس لیے انگریزوں سے آزاد ہونے کے بعد بھی یہ مناسب نہیں کہ ہم معمولی سا الگ خطہ حاصل کریں بلکہ اپنے طرز عمل سے ایسا اثر ڈالیں کہ وہ پورے متحدہ ہندوستان پر مسلمانوں کی حکومت قائم ہو جائے اور مسلم لیگ کا نظریہ تھا کہ ہندو بہت عیار ہے وہ مسلمانوں وہ مسلمانوں کو تباہ کرے گا اس لیے انگریزوں کو نکالنے کے ساتھ ساتھ ایک الگ خطہ ارضی بھی قائم کیا جائے جہاں صرف مسلمانوں کی حکومت اور اکثریت ہو یہ دو نظریوں میں اختلاف تھا لیکن پاکستان بننے کے بعد یہ اختلاف ختم ہو گیا جس طرح کہ اگر مسجد بنانے سے قبل ہر فریق کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ یہ رائے دے کہ مسجد بننی چاہیے یا نہیں لیکن مسجد بننے کے بعد ہر مسلمان کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے اسی طرح شادی کرنے سے قبل ہر ایک کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ فلاں جگہ شادی کرے یا دوسری جگہ فلاں۔ مگر شادی کے بعد وہ لڑکی ہر ایک کے لیے قابل عزت بن جاتی ہے اسی طرح پاکستان کے قیام سے قبل ہر ایک کے الگ الگ نظریات تھے مگر قیام پاکستان کے بعد اس کی مثال مسجد کی سی ہو گئی اور ہر شخص پر فرض ہو گیا کہ وہ اس کی حفاظت کرے اور جمعیتہ علماء اسلام نے بھی پاکستان بننے کے بعد اس کے استحکام اور ترقی کے لیے بھرپور

دیہات کے لوگ بنیادی

سہولتوں سے بھی محروم ہیں

حصہ لیا اور اس الزام میں جمعیتہ علماء اسلام منفرد نہیں ہے مولانا مودودی صاحب اور دیگر اہم امیران قوم بھی دوسرے نظریہ کے قائل تھے۔ مگر یہ سب قیام پاکستان سے قبل تھا۔ قیام پاکستان کے بعد سب نے اس کی حفاظت میں ہر قسم کا تعاون کیا اور اس میں جمعیتہ علماء اسلام بھی ہے اور میں نے اس میں شمولیت بہت غور و فکر اور تدبر کے بعد ان کے طرز عمل اور کردار کو دیکھ کر کی ہے اور میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جمعیتہ علماء اسلام نے پاکستان کے استحکام کے لیے جو کردار ادا کیا ہے کسی اور جماعت نے نہیں کیا بلکہ میں تو یہ تک کہنے کے لیے تیار ہوں کہ بلوچستان اور سرحد میں مخالفین اور دشمنان پاکستان کا جو مقابلہ اگر کسی جماعت نے کیا ہے تو وہ صرف اور صرف جمعیتہ علماء اسلام ہی ہے۔ ورنہ ان دو صوبوں میں نیشنل عوامی پارٹی کے لیے کسی اور پارٹی کا وجود ہی نہیں کیا۔ لیکن جمعیتہ علماء اسلام نے ان دو صوبوں میں ان کا بھرپور مقابلہ کر کے انکی طاقت کو ختم کر دیا اور انشاء اللہ آئندہ انتخابات میں جمعیتہ علماء اسلام ہی وہاں کی اکثریتی پارٹی ہوگی۔ پھر قیام پاکستان کے بعد الزام لگانے والے اب تک اس الزام کو ثابت نہ کر سکے بلکہ ان تمام الزام لگانے والوں حتیٰ کہ مسلم لیگ نے تک حضرت مفتی صاحب کی قیادت کو تسلیم کیا اور بھٹو آمر کے خلاف ان کی قیادت میں عظیم تحریک نظام اسلام چلائی اور آخر کار مفتی صاحب کی مدبرانہ قیادت کا نتیجہ ہے کہ آج پاکستان میں اسلامی نظام کا سورج بلند ہوا اور پاکستان بننے کے اکتیس سال بعد قوم کا اصلی مقصد اسلامی نظام عطا ہوا اور آج مخالف اور موافق سب نے مولانا مفتی صاحب کو نہ صرف اپنا قائد بلکہ قائد تحریک اسلامی تسلیم کر لیا۔ اور تمام جماعتوں اور حکومتوں کی طرف سے انہیں محب وطن ہونے کا سرٹیفکیٹ حاصل ہو گیا۔

سوال :- آپ کی وزارت کا زیادہ تر تعلق عوام سے ہے اور اس لیے اس وزارت کی شکایات بھی سب سے زیادہ ہیں سڑکوں کی حالت قابل رحم ہے۔ صفائی کا انتظام انتہائی ناقص ہے انتظامیہ کا رویہ عوام کے ساتھ اچھا نہیں آپ نے وزارت سنبھالنے کے بعد اس سلسلے میں کیا اقدام کئے جس سے کہ عام لوگوں کے مسائل حل ہوئے ہیں۔

جواب : بد قسمتی سے یا خوش قسمتی سے جو وزارت مجھے سونپی گئی ہے اس کا سو فیصد تعلق عوام سے ہے کیونکہ بلدیات اور دیہی ترقی یہ دو ایسی چیزیں ایسی ہیں جو کہ کسی نہ کسی صورت میں عوام سے متعلق ہوتی ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمیں مسائل بھی ورثہ میں ملے ہیں کیونکہ بھٹو دور میں قومی خزانہ کو بری طرح لوٹا گیا نہ ہی شہروں کی ترقی اور اچھائی کی طرف توجہ دی گئی ہے اور نہ ہی دیہاتوں کی فلاح و بہبود کی طرف توجہ دی گئی۔ اور نہ ہی کوئی تعمیراتی کام صحیح طور پر انجام دیا گیا۔

شروع کر دیا گیا ہے۔

سوال :۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ پاکستان میں اب تک ایسا طبقہ موجود ہے جو کہ بنیادی ضرورتوں سے محروم ہے نہ اسے پانی میسر ہے اور نہ ہی بجلی اور نہ ہی ان علاقوں میں سڑکیں اور وہ بے چارے کچی آبادی والے لوگ ہیں اور نہ ہی ان کو مالکانہ حقوق ملے ہوئے ہیں۔ حالانکہ موجودہ حکومت کہہ رہی ہے کہ ان کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے۔

جواب :۔ کچی آبادیوں کا مسئلہ بہت ہی پیچیدہ ہے اور اس کی اصلاح ناممکن تو نہیں مگر مشکل ترین ضرور ہے کیونکہ کچی آبادیوں کی تعمیر اور بناوٹ میں نہ کوئی پلان ہوتا ہے اور نہ ہی کسی ترتیب سے تعمیر کی جاتی ہے اس لیے ان جگہوں پر کام کرنے میں بہت مشکلات پیش آتی ہیں۔ نہ گٹر کی لائن دی جاسکتی ہے اور نہ ہی بجلی کے کھمبے وغیرہ لگائے جاسکتے ہیں۔ اور نہ ہی پانی کے لیے کھدائی کی جاسکتی ہے۔ اور پھر ان کو اب تک مالکانہ حقوق بھی حاصل نہیں تھے اس لیے بلدیہ کی حدود میں نہ ہونے کی بنا پر وہ ان سہولتوں سے محروم تھے۔ مگر چونکہ اب ان کو مالکانہ حقوق مل رہے ہیں اور وہ جس بلدیہ کی حدود میں داخل ہو رہے ہیں وہاں کی بلدیہ ان کو یہ سہولتیں تیزی کے ساتھ فراہم کر رہی ہے مگر یہ مسئلہ ایسا نہیں کہ بہت ہی جلد حل ہو جائے۔ اس کے لیے بہت وقت درکار ہوگا۔ کیونکہ یہ تو تیس سال کے مسائل ہیں۔ اس لیے حل ہونے میں بھی کافی وقت لیں گے۔

سوال :۔ آپ کی وزارت بلدیہ کے ساتھ دیہی آبادی کی بھی ہے اور ملک کی اکثر آبادی ان دیہی آبادی پر مشتمل ہے اس سلسلہ میں آپ کی وزارت نے اب تک کیا کام کیا۔

جواب : گذشتہ اکتیس سالوں سے دیہی آبادی جو کہ ملک کی ۸۰ فیصد افراد پر مشتمل ہے۔ کے حقوق اور مسائل سے سخت غفلت برتی گئی اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اب بھی ان کی طرف توجہ نہ دی گئی اور ان کے حقوق کو اسی طرح پامال کیا گیا تو یہ لوگ شہروں کی طرف منتقل ہو کر شہروں کے لیے بہت مسائل کا باعث بن رہے ہیں اس لیے ان دیہی علاقوں کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے اور ملک اس وقت تک مکمل ترقی نہیں کر سکتا جب تک کہ ان لوگوں کو مکمل سہولتیں نہ مل جائیں آج کے اس ترقی یافتہ دور میں بھی یہ دیہات ایسی کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں جس کا شہری زندگی والے تصور بھی نہیں کر سکتے حتیٰ کہ ان بیچاروں کے راشن میں بھی فرق ہے کہ شہریوں کو زیادہ راشن ملتا ہے اور دیہاتیوں کو ان سے کم راشن ملتا ہے اور زندگی کی دوسری ضروریات بجلی، سڑک اور آمدورفت کے اسباب

افسوس پاکستان کا ایک طبقہ بنیادی ضرورتوں سے محروم ہے،

سے تو وہ بالکل محروم ہیں حالانکہ وہ بیچارے خون پسینہ ایک کر کے ملک کی پیداوار میں اضافہ کرتے ہیں اور ملک کو غذا کے معاملہ میں خود کفیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ملک کی دیگر ضروریات کو پورا کرتے ہیں مگر ان کو اس کا صلہ صحیح نہیں ملتا۔ موجودہ حکومت نے حکومت سنبھالنے کے بعد اس مسئلے کی طرف زیادہ توجہ دی اور اس کے لیے وزارت قائم کی۔ جس نے ایک پانچسالہ منصوبہ دیہی ترقی کے لیے بنایا اور اس کے لیے سب سے پہلا مسئلہ آب رسانی کا رکھا کہ ان علاقوں کو پانی کی سہولتیں مہیا کی جائیں اور اس کے لیے ایک ارب روپے خرچ کئے جائیں گے اور اس کے ساتھ ان کی تعلیم کے لیے بہتر سہولتیں مہیا کی جائیں گی ان کی پیداوار میں اضافہ کے لیے ان کے مال کی صحیح قیمت ادا کی جائے گی تاکہ ان کی معاشی حالت اچھی ہو اور وہ اچھی زندگی گذار سکیں میں خود دیہاتی ہوں اور پچھلے ۳۰ سال سے ان کے مسائل سے بہت واقف ہوں۔ اس لیے ان دیہاتیوں کے مسائل حل کرنے کے لیے ہم دن رات کام کر رہے ہیں۔

سوال :۔ کراچی کی آمدنی بہت زیادہ ہے اور اگر اس کو کراچی کی ترقی اور فلاح کیلئے خرچ کیا جائے تو تمام مسائل منٹوں میں حل ہو سکتے ہیں مگر افسوس ہے کہ کراچی کی آمدنی کو دوسرے شہروں میں خرچ کیا جاتا ہے۔

جواب :۔ یہ بات صحیح نہیں۔ کراچی کی آمدنی کراچی پر ہی خرچ کی جاتی ہے۔ اور کراچی کے اتنے مسائل ہیں کہ وہ اس آمدنی سے پورے نہیں ہوتے۔ اور ہمیں صوبہ سے مزید گرانٹ درکار ہوتی ہے صرف عباسی شہید ہسپتال پر ایک کروڑ روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ اسی طرح دیگر ہسپتال اسکول اور پانی صفائی وغیرہ پر خرچ کیا جاتا ہے ہم تو اس کی طرف بہت زیادہ توجہ اس لیے دیتے ہیں کہ یہ بین الاقوامی شہر ہے اس کو دیگر ملکوں کے بڑے بڑے شہروں کے مقابلہ میں لانے کے لیے ہمیں مزید اس کو اچھا کرنے کی ضرورت ہے۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ کراچی)

سلسلہ وار ڈائری

راؤ منور احمد خان

تحریک نظام مصطفےٰ میں فیصل آباد میں چھ میں سے پانچ کا تعلق جمعیۃ سے تھا

دو ہزار گرفتار شدگان میں سے پندرہ سو جمعیۃ کے رکن تھے

کارکردگی و جائزہ رپورٹ جمعیۃ علماء اسلام ضلع فیصل آباد

سنہ ۱۹۶۴ء میں باقاعدہ ضلع فیصل آباد میں جمعیت کا آغاز ہوا۔ بنیاد رکھنے والے تھے مولانا عبدالعلیم جالندھری، مولانا محمد یوسف الحسینی مرحوم، مولانا محمد اختر صدیقی، مولانا محمد عمر لدھیانوی، مولانا نور احمد منظاہری، مرزا احمد اسمٰعیل صاحب۔ پھر اس کاروان میں جلد ہی جو لوگ شامل ہوئے ان میں شیخ عبدالسلام فانی، شیخ عبدالرزاق، مولانا عبدالرشید الفصاری، صوفی محمد بشیر، مولوی اکرام الحق صدیقی۔ پھر اہل حق کا یہ قافلہ منزل کی طرف چل نکلا۔ ضلع کے مختلف مقامات پر جمعیت کی بنیاد ڈالی۔ اس وقت ضلعی قیادت اور راہنمائی کا شرف جن کو حاصل ہے ان میں مولانا نور احمد منظاہری، مولانا عزیز الرحمن الوری، مولانا محمد اختر صدیقی، مولانا محمد عمر لدھیانوی، مولانا محمد عابد نعیم، مولانا حافظ لال دین صاحب۔ ہر تحریک میں ضلعی راہنماؤں نے جرأت اور استقامت کا مظاہرہ کیا۔ ملک کے مفاد اور عوام کی بھلائی کی خاطر کوئی بھی تحریک چلے یہ راہنما پیش پیش رہے ہیں۔

فیصل آباد شہر

فیصل آباد جمعیت کا ضلعی ہیڈ کوارٹر ہے اور مقامی راہنماؤں میں مولانا عزیز الرحمن الوری، مولانا احمد سعید لدھیانوی، مولانا عبدالعلیم جالندھری، مولانا محمد صابر سرہندی، ڈاکٹر عبدالقادر حامد، چوہدری فضل محمد، قاری ریاض احمد، قاری محمد شفیع، مولانا عبدالغنی۔ عہدیداروں کے علاوہ حافظ محمد یوسف، قاری رشید احمد، شیخ عبدالسلام فانی، مرزا احمد اسمٰعیل بابا کمال الدین صاحب۔ ان کے علاوہ بہت سے کارکنوں نے ہر تحریک میں بھرپور کردار ادا کیا۔

ایوبی آمریت کے خلاف تحریک چلے یا ڈاکٹر فضل الرحمن کی ناپاک جسارت کے خلاف سنہ ۱۹۷۳ء کی تحریک بحالی جمہوریت ہو یا تحریک ختم نبوت، جمعیت کے کارکنوں نے ہر اول دستہ کے طور پر کام کیا۔

حالیہ تحریک نظام مصطفےٰ میں تو جمعیت نے فیصل آباد شہر میں تاریخ ساز قربانیاں پیش کیں اور جمعیت کو یہ فخر حاصل ہے کہ بھٹو حکومت کی آمرانہ پالیسیوں کے خلاف جمعیت نے جو قربانیاں پیش کیں ان کو سنہری حروف سے لکھا جائیگا۔

تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے شہر میں چھ انسان خون میں نہا کر شہادت سے سرفراز ہوئے معاملہ رہا شہر میں ۲۰۰۰ دو ہزار افراد نے اپنے آپ کو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کے لئے پیش کیا۔ ان میں پندرہ سو جمعیت کے کارکن تھے۔ یہاں ایسا ہوتا اپنے آپ کو منظم کہلانے والی جماعتیں تحریک میں آدمی نہ پیش کر سکتیں تو انکی یہ کمی جمعیت کو بر وقت پوری کرنی پڑتی۔

تمام گرفتار ہونے والوں کا باقاعدہ ریکارڈ موجود ہے۔ اس وقت جمعیت کی رکن سازی مہم کے دوران ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ بہت بڑی تعداد میں جمعیت میں شامل ہوئے۔ تنظیمی کمیٹی کے ضلعی صدر مولانا عزیز الرحمن الوری نے ایک ملاقات میں بتایا کہ رکنیت مہم بڑی کامیابی سے جاری ہے۔ اس دوران جمعیت میں شامل ہونے والوں میں — وکلاء تاجر، مزدور، زمیندار، کسان گویا کہ ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے بااثر لوگ اپنے ہزاروں ساتھیوں سمیت جمعیت میں شامل ہوئے ہیں۔ شہر میں جماعتی احباب نے اس مہم میں بڑی دلچسپی اور ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہاں فیصل آباد میں خواتین نے اس مہم میں حصہ لیا ہے اور ایک اچھی خاصی تعداد میں جمعیت کی رکن بنی ہے۔ باقاعدہ ایک خاتون کو جمعیت شعبہ خواتین کا کنوینر مقرر کیا گیا جس نے بڑی سرگرمی کے ساتھ عورتوں میں اس مہم کو کامیاب بنایا۔

شفاخانہ جمعیت کا قیام!

فیصل آباد جمعیت کا یہ کارنامہ بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا کہ یہاں جمعیت نے روحانی علاج کے ساتھ ساتھ جسمانی علاج بھی شروع کر رکھا ہے اور شفاخانہ جمعیت علماء اسلام کے نام سے باقاعدہ غلام محمد آباد میں اس کا قیام عمل میں آیا ہوا ہے۔ ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر اور دو کمپوڈر اس شفاخانہ میں کام کر رہے ہیں اور روزانہ اس شفاخانہ سے بہت سے لوگ استفادہ کر رہے ہیں۔ اور شہر فیصل آباد میں اس سے جمعیت کی مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے، عوام کے تاثرات اس بارے میں بہت اچھے ہیں۔

اسطرح کا ایک اور شفاخانہ جمعیت کے زیر اہتمام طارق آباد میں بھی کھولا گیا ہے۔ اس میں بھی باقاعدہ ایک ڈاکٹر اور کمپوڈر کام کر رہے ہیں۔ ان دونوں شفاخانوں میں جمعیت طلباء اسلام کے نوجوان بڑا تعاون کر رہے ہیں

طلباء کا کردار

تحریک نظام مصطفےٰ میں جمعیت طلباء اسلام کے نوجوانوں کا کردار بڑا اہم رہا ہے۔ ان نوجوان راہنماؤں نے تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے پوری جدوجہد سے تحریک کو جاری رکھا۔ ان میں فیصل آباد سے شاہد ریاض خلیل الرحمن الوری، خضر حیات — جڑانوالہ سے خالد محمود

خالد پرویز انجم ۔ کمالیہ سے ریاض احمد شاہد، حافظ عبدالغنی خالد۔ کمالیہ میں تحریک ختم نبوت میں جس نوجوان طالب علم نے پوری سرگرمی سے کام کیا اس کا نام ہے مسعود الرحمن شہید ۔ ٹوبہ سے طالب علم راہنماء جناب پاشا صاحب

جڑانوالہ

یہاں جن لوگوں نے جمعیت کی بنیاد رکھی ان میں مولانا محمد امین مرحوم، بابا سلطان مرحوم، قاری عبدالمجید صاحب محمد حسین، حافظ لیسین، شیخ رشید گورا بیج، شیخ محمد دین شامل ہیں۔ ان حضرات نے جمعیت کا پروگرام عوام تک پہنچایا۔ اور اس وقت جن کے پاس مقامی اور تحصیل کی قیادت ہے ان میں مولانا میر زاہد صاحب ڈاکٹر غلام محمد، ڈاکٹر محمد لیسین کلسی، مولانا غلام رسول مولانا مسعود الرحمن، مولانا علی محمد، صوفی محمد اسحاق، رائے احمد علی کھرل، سید صفدر حسین شاہ، چوہدری محمد حسین صراف، میاں دوست محمد، ملک محمد الیاس محمد طفیل ناگرہ۔ تمام راہنماؤں نے ہر تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ۱۹۷۷ء میں تحریک نظام مصطفٰے میں جمعیت کے راہنماؤں اور کارکنوں کا کردار مثالی رہا۔ شہر کی قیادت جمعیت کے مقامی صدر مولانا میر زاہد صاحب کے پاس رہی۔ ان کے ساتھ ہی ڈاکٹر محمد لیسین کلسی اور شیخ محمد اسلم عرف منو کا کردار بھی قابل تعریف رہا ہے۔ حالیہ رکنیت سازی مہم میں بڑی تعداد میں لوگ جمعیت میں شامل ہوئے ہیں اور یہاں جمعیت کی پوزیشن اب پہلے سے بہت بہتر ہے۔ تنظیمی کمیٹی تحصیل جڑانوالہ کے صدر جناب ڈاکٹر محمد لیسین کلسی اس مہم میں بڑی دلچسپی سے کام کر رہے ہیں۔ آپ نے جماعتی پروگرام کو دیہات تک پہنچایا ہے۔ اس مہم میں ان کے رفیق کار ہیں ڈاکٹر غلام محمد، مولانا مسعود الرحمن، عبدالحمید گورا بیج، شیخ نجم الدین، شیخ محمد دین، مولوی غلام رسول صاحب۔

سمندری

یہاں مقامی صدر ہیں جناب رانا عزیز احمد خان ایڈووکیٹ۔ دیگر راہنماء ہیں مولانا ضیاء الرحمن فاروقی، قاری ظہور الحق، قاری عطاء الرحمن شہباز، حاجی محمد شریف، میر مشتاق احمد، محمد سرور۔ تمام تحریکوں میں جمعیت کے راہنماؤں نے ہراول دستے کے طور پر کام کیا۔ گرفتار ہونے والوں میں اکثریت جمعیت کے کارکنوں کی تھی۔

رکنیت سازی مہم میں کافی تعداد میں ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ جمعیت میں شامل ہوئے ہیں۔ خصوصاً صوبیدار علی احمد آڑھتی، تاج محمد ردھر، رانا محمد یاسین ایڈووکیٹ، چوہدری محمد اسلم ایڈووکیٹ، حاجی محمد رفیق، حاجی منظور احمد زرگر اپنے سینکڑوں ساتھیوں سمیت جمعیت میں شامل ہوئے ہیں۔ تنظیمی کمیٹی تحصیل کے صدر رانا عزیز احمد خان ایڈووکیٹ نے اس مہم میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا ہے اور جماعت کے پروگرام کو دیہات تک پہنچایا ہے۔

کمالیہ

مقامی راہنماؤں میں مولانا محمد اختر صدیقی، پیرجی مولانا عبدالحکیم، چوہدری ضیاء الدین ایڈووکیٹ حاجی غلام رسول، بابا شوکت، صوفی محمد رمضان انصاری محمد عمر رائے کوٹی، ریاض شاہد شامل ہیں۔ کمالیہ میں بھی ہر تحریک کی قیادت جمعیت کے راہنماؤں نے کی۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں جمعیت کے راہنماؤں نے بھرپور کردار ادا کیا خصوصاً مولانا محمد اختر صدیقی، مولانا عبیدالرحمن ضیاء، مولانا محمد رفیق، حاجی مولانا حفیظ الرحمن، طالب علم راہنماء مسعود الرحمن شہید، ریاض شاہد، رانا قمر الحق۔ ان راہنماؤں نے پوری سرگرمی کے ساتھ تحریک کو کامیابی تک جاری رکھا۔ ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفٰے میں شہر کے معروف عالم دین مولانا عبدالحکیم صاحب پیرجی کا کردار ناقابل فراموش ہے۔ آپ نے تحریک میں بڑی جرأت اور استقامت کا مظاہرہ کیا۔ ان کے ساتھ ہی مولانا عبیدالرحمن ضیاء، مولانا محمد رفیق، حاجی ریاض شاہد، حاجی غلام رسول نے بھی خاصہ کردار ادا کیا ہے۔ تحریک کا مرکز جامعہ لقمانیہ رہا۔ ہر تحریک میں ظالموں اور جابروں کے خلاف دوسرے مورچہ کی حیثیت اختیار کی۔

ٹوبہ

ڈویژنل تنظیمی کمیٹی کے صدر مولانا محمد عمر لدھیانوی یہاں کی جانی پہچانی شخصیت ہیں اور ان کے ساتھ ہی مولانا محمد عبداللہ، جناب احمد یعقوب چوہدری، حافظ عبدالحمید، ملک گل محمد، پیر محمد صدیق ملک محمد صدیق عتیق جمعیت کے مقامی راہنماء ہیں کوئی بھی تحریک چلے یہ حضرات سب سے پہلے حکومت کا نشانہ بنتے ہیں اور ہر تحریک میں بھرپور کردار ادا کرتے ہیں۔ حالیہ رکنیت سازی مہم میں یہاں بڑی تعداد میں نئے لوگ جمعیت میں شامل ہوئے ہیں۔

گوجرہ

مقامی راہنماء ہیں مولانا محمد اسلم، حکیم بشیر احمد صاحب، قاری محمد امین، اور بہت سے کارکن ہیں جنہوں نے ہر تحریک میں مصائب کا سامنا کیا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

تحریک نظام مصطفٰے میں جمعیت کے کارکنوں کا کردار بڑا اہم ہے۔ تحریک میں حصہ لینے کے جرم میں جمعیت کے مقامی راہنماء مولانا محمد اسلم صاحب کو اوقاف کی مسجد سے نکال دیا گیا لیکن آپ نے بدستور تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے اس میں حصہ لیا۔ جھنگ کے کارکنوں اور راہنماؤں نے رکنیت سازی مہم میں بڑی دلچسپی سے کام کیا ہے۔ کافی تعداد میں نئے لوگ جمعیت میں شامل ہوئے ہیں۔

حلقہ پھنور

جمعیت کے ضلعی صدر مولانا نور احمد مظاہری علاقہ کی معروف شخصیت ہیں۔ آپ شروع سے ہی جمعیت کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دیتے چلے آتے ہیں، بزرگ آدمی ہیں۔ جماعت کے پروگرام کو علاقہ میں پہنچانے کے لئے انہوں نے بڑی جدوجہد سے کام کیا ہے۔ ان کے علاوہ مقامی راہنماؤں میں جدوجہد مولانا محمد رفیق، چوہدری شاہ محمد، حاجی ولی محمد، مولانا عبدالغنی، مولانا عبدالکریم شاہ صاحب ہیں۔ رکنیت ساز مہم میں یہاں کافی کام ہوا ہے اور کافی تعداد میں نئے لوگ جمعیت میں شامل ہوئے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی پیر محل سے مولانا محمد صدیق ربانی، ڈاکٹر عبدالقادر حامد۔

ماموں کانجن سے حافظ حسام الدین صاحب، مرزا محمد یونس، مولانا محمد یعقوب صاحب۔

تاندلیانوالہ سے مولانا یار محمد عابد، مولانا عبدالغفور صاحب۔

چک جھمرہ سے رانا محمد یوسف، حافظ محمد رفیق،

حافظ محمد طفیل صاحب جماعتی پروگرام کو عوام تک پہنچانے میں بڑی سرگرمی کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور رکنیت سازی مہم میں اپنے اپنے علاقہ میں ان حضرات نے پوری جدوجہد سے حصّہ لیا ہے۔

اہم اراکین

ان کارکنوں کا اگر ڈائری میں ذکر نہ کیا جائے تو بڑی زیادتی ہوگی یہ کارکن ہر وقت مشکل میں جماعت کے دست و بازو رہے ہیں اور یہی لوگ جماعت کا قیمتی سرمایہ ہیں — چند کے نام پیش کئے جاتے ہیں

فیصل آباد سے مولوی عبدالغنی صاحب ۔ محمد اسلم انصاری، حافظ محمد اشرف، مولوی محمد علی، حافظ محمد سلیم ملک عبدالمجید، شیخ عبدالسلام، حکیم رئیس الدین، مولوی فضل محمد، شیخ عبدالرزاق، حاجی عبدالسلام، شیخ آفتاب، شیخ جاوید، صوفی عبدالحمید (ناظم دفتر) مولانا حبیب الرحمٰن الوری، حافظ عبدالقیوم، عبدالوحید عبدالغفور، مولوی محمد رشید، حکیم بشیر احمد، مولانا محمد یوسف منظاہری، چوہدری محمد بوٹا، قاری محمد صادق حافظ محمد یوسف، صوفی محمد سعید، حافظ عبدالرشید، ڈاکٹر محمد جمیل، مولانا محمد انور، عبدالسلام، کمالدین بابو خان، حافظ محمد شفیع، محمد اسلم۔

جڑانوالہ سے عبدالغفور غفاری، مولانا سعید اللہ مولانا افراہیم، مولانا غلام قادر، شیخ عبدالغفور، شیخ عبدالحق، سردار شاہد، محمد اکرم۔

کمالیہ سے صوفی بشیر احمد، حافظ منظور احمد، چوہدری عبدالحمید، حافظ محمد طیب، رانا جمشید احمد اسی طرح ٹوبہ، گوجرہ، پیرمحل، جھمرہ وغیرہ کے بہت سے مخلص ورکر جمعیت کے پاس ہیں جو ہر تحریک میں پیش پیش رہے ہیں۔

ضلع کے اہم مسائل

ڈائری مقررہ صفحات سے تجاوز کر چکی ہے اس لئے ضلع اہم اور خاص مسائل لکھے دیتا ہوں!

شہر فیصل آباد میں گٹر سسٹم کا مسئلہ بڑا اہم ہے پانی کے نکاس کا کوئی انتظام نہیں جس کی وجہ سے پورے شہر میں گندگی پھیلی رہتی ہے اور اس سے بھی جو اہم مسئلہ ہے وہ ہے سیم اور تھور کا، زرخیز زمین بنجر ہو رہی ہے جس سے عوام کو سخت پریشانی ہے۔

سمندری :- یہاں ریلوے لائن کا مسئلہ بہت اہم ہے۔ سمندری میں آج تک ریلوے گاڑی کی آمدورفت کا کوئی انتظام نہیں جس سے کاروباری لوگوں کو پریشانی کا سامنا ہے۔ سیم یہاں بھی آ چکی ہے اور شہر میں سٹریٹ لائٹ کا کوئی انتظام نہیں۔

جڑانوالہ :- یہاں کے شہری مطالبہ کرتے ہیں کہ یہاں جو پہلے ریل کی پٹڑی جڑانوالہ سے فیصل آباد کے لئے بنی ہوئی تھی اسکو فوری بحال کیا جائے۔ تاکہ شہر کے کاروباری حضرات آجا سکیں اور کچی آبادیوں کے مکینوں کو آج تک مالکانہ حقوق نہیں ملے۔ سوئی گیس یہاں دی جائے

کمالیہ - یہاں سیوریج کا مسئلہ بڑا اہم ہے شہر کے اردگرد بڑے بڑے گڑھے ہیں اور جب بارش ہوتی ہے پانی کے نکاس کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے پانی عوام کے گھروں میں داخل ہو جاتا ہے یہاں اسّی بستروں کا ہسپتال منظور ہو چکا ہے لیکن ابھی تک اس کو عملی جامہ نہیں پہنایا گیا۔ اسی طرح کمالیہ فیصل آباد کے بعد آبادی کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے اور اس کو سب تحصیل کا درجہ بھی نہیں دیا گیا۔ یہ یہاں کے عوام کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔ اسیطرح کے مسائل ٹوبہ، گوجرہ اور باقی مقامات کے ہیں۔ انتظامیہ کا رویہ ہر جگہ افسوسناک ہے۔ عوام کے مسائل سے لوکرشاہی کو قطعاً کوئی دلچسپی نہیں اور یہ لوکرشاہی ایک سکیم کے تحت عوام کو موجودہ حکومت سے بدظن کر رہی ہے۔ اسی طرح بلدیہ کا محکمہ شہروں کی صفائی کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتا۔ کسی شہر میں سٹریٹ لائیٹ کا کوئی انتظام نہیں۔ محکمہ واپڈا عوام کے مسائل میں اضافہ کر رہا ہے۔ ہر جگہ رشوت کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔ اسی طرح پیداوار کے محکمہ سے متعلق لوگوں کو بہت شکایات ہیں۔ سیمنٹ ہر جگہ نایاب ہے — اور بہت سے مسائل ہیں۔

تمام ضلع کے عوام حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت ان مسائل کی طرف فوری توجہ

قومی اتحاد کے دونوں وعدے پورے ہو گئے ہیں

مولانا غلام ربانی

گذشتہ دنوں مکی مسجد میں جمعیتہ علماء اسلام ضلع رحیم یار خان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس مجاہد ملت مولانا غلام ربانی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا غلام ربانی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

کہ جمعیتہ علماء اسلام کے قائد مولانا مفتی محمود نے حکومت سے اپنے وعدے پورے کرائے ہیں اب عوام اپنے حالات میں تبدیلی پیدا کریں۔ بدعنوانیوں کی رپورٹ ضلعی دفتر کو دیں۔ اپنی ہفتہ وار رپورٹ ضلعی دفتر کو دیں ترجمان اسلام کی خریداری بڑھائیں۔

اجلاس میں مولانا قاری حماد اللہ شفیق قائم مقام جنرل سیکرٹری ضلعی جمعیتہ نے شوریٰ کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رکنیت سازی کی مہم کو تیزی سے مکمل کریں نیز انہوں نے کہا کہ خوش آئند بات یہ ہے کہ ہمارے علاقہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا سراج احمد دین پوری اور امیر مرکزیہ مولانا محمد عبد اللہ درخواستی جو کہ روحانی بزرگ ہیں انہوں نے اپنے عقیدت مندوں اور مریدین کے نام اپنے پیغاموں میں کہا ہے کہ جمعیتہ علماء اسلام میں فوراً شمولیت کریں کیونکہ جمعیتہ علماء اسلام اہل حق کی جماعت ہے اور اکابرین جمعیتہ کی تاریخ ایک کھلا ہوا باب ہے ان کے کردار تاریخ کو فراموش نہیں کر سکتی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ سے لے کر مولانا احمد علی لاہوری مرحوم تک سب اکابرین نے ہمیشہ ظلم کا مقابلہ کیا اور ظالم طاقتوں کو شکست فاش دے کر علماء اہل حق کے وقار کو بلند کیا یہی وجہ ہے کہ آج جمعیتہ علماء اسلام ملک کی مقبول ترین جماعت ہے۔

اجلاس میں متفقہ یہ فیصلہ ہوا۔ کہ ضلع رحیم یار خان میں جہاں بھی چوریوں اور قتل کی وارداتیں ہوں تو ضلعی دفتر میں اطلاع کریں تاکہ چوریوں اور قتل کی وارداتوں کا انسداد کیا جائے۔

اجلاس رکنیت سازی کا جائزہ لینے کے بعد رکنیت سازی کی رفتار کو تسلی بخش قرار دیا گیا۔

اجلاس میں چند قراردادیں پاس ہوئیں جو درج ذیل ہیں۔ اجلاس میں ملک میں اسلامی حدود کے نفاذ کا اعلان اور انتخابات کے اعلان کا خیر مقدم کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ موجودہ نوکر شاہی مسائل کو سلجھانے کے بجائے الجھانے میں دلچسپی لے رہی ہے جو کہ صدر ضیاء الحق کی حکومت کے لئے بدنامی کا باعث ہیں اس لئے نوکر شاہی کا محاسبہ بہت ضروری ہے۔

اجلاس میں علاقہ کے مشہور عالم دین محمد عبد اللہ صاحب حسن آباد اور ملک کے عالم دین غلام اللہ کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔

اجلاس میں مزید کہا گیا کہ ضلعی انتظامیہ کے سربراہ ہمیشہ جمعیتہ علماء اسلام کے ارکان سے سوتیلی ماں کا سلوک روا رکھتے ہیں اور معاندانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں اور ضلع میں مسائل کو الجھا رہے ہیں۔ اس لئے انتظامیہ کو ہدایات کی جائیں تاکہ عوامی مسائل حل کرنے میں توجہ دیں۔ اجلاس میں انسپکٹر فوڈ جناب میاں محمد ابراہیم تحصیل لیاقت پور کی برطرفی کا مطالبہ کیا گیا۔ انہیں علاقہ پکا ناڑاں کنڈانی ڈپو کی انکوائری کے لئے مقرر کیا گیا اور انکوائری کی تاریخ مقرر کرنے کے بعد خود وہاں نہیں گئے جہاں علاقہ کے لوگ شام تک سیکڑوں کی تعداد میں انتظار کرنے کے بعد مایوس چلے گئے بعد میں معلوم ہوا کہ موجودہ انسپکٹر فوڈ لیاقت پور محمد ابراہیم سابق ایم پی اے پیپلز پارٹی کے اشارہ پر نہیں آیا اس لئے ایسے افسروں کو برخاست کیا جائے جو پیپلز پارٹی کے ٹاؤٹ بنے ہوئے ہیں

اجلاس میں کوٹ سبزل۔ بستی مولویاں کوٹ پٹھان اور دیہی علاقوں میں بجلی کی سہولت میسر کرنے اور سڑکوں کو پختہ بنانے کا مطالبہ کیا گیا۔

اجلاس میں دیہی حلقوں میں علاج معالجہ کی سہولتوں کے پیش نظر ہسپتالوں کی تعمیر کا مطالبہ کیا گیا۔

اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ جو افسران ٹھیکیداروں سے ملی بھگت کر کے کمیشن وصول کرتے ہیں اور میٹریل غلط استعمال کرتے ہیں ایسے افسروں کی غیر جانبدارانہ کی تحقیقات کرائی جائے۔

اجلاس میں کچی آبادیوں کے مکینوں

مالکان کو حقوق دینے کا خیر مقدم کیا گیا۔ لیکن مطالبہ کیا گیا کہ کچی آبادی کے مکینوں کو پانچ مرلہ اراضی مفت دی جائے۔ اور پانچ مرلہ سے زائد اراضی پر مناسب قیمت وصول کی جائے جو کہ بالاقساط ہو خصوصاً لبستی نور سے والی کے مکینوں کے لئے حکومت خصوصی توجہ دے اجلاس میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ [illegible] کی حلقہ بندیوں کو بحال رکھا جائے۔ ورنہ لسانی تعصب پھیلنے کا شدید اندیشہ ہے اگر ان حلقوں میں ترمیم کی گئی تو پھر عصبیت کی ایک آگ بھڑکے گی جس کا بجھانا مشکل بن جائے گا۔ اسی وجہ سے ضلع رحیم یار خان کے سابقہ حلقہ بندیوں کو بحال رکھا جائے۔

ضروری وضاحت

جماعت اسلامی ضلع میانوالی کی طرف سے بھکر کی ایک مسجد میں تین روزہ تربیت گاہ کے انعقاد کا اشتہار شائع ہوا۔ جس میں قومی اتحاد کے صدر اور جمعیۃ علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل مولانا مفتی محمود صاحب اور دوسرے راہنماؤں کے نام دے دیئے۔ اور یہی اطلاع اخبارات میں بھی آگئی جس سے عوام میں غلط فہمی پیدا ہوئی۔ اس لئے یہ وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت مفتی محمود اور دوسرے راہنماؤں نے اس تربیت گاہ شریک ہونے کا کوئی وعدہ کیا اور نہ ہی شریک ہوئے۔ یہ سب راہنما بھکر تشریف لائے اور قومی اتحاد تحصیل بھکر کے اعلان اور اشتہار کے مطابق عید گاہ شمالی بھکر میں عظیم الشان جلسہ عام کو خطاب کیا اور اپنے اگلے پروگرام پر روانہ ہوگئے۔

جماعت اسلامی کی یہ تربیت گاہ اس کے اپنے معمول کے مطابق ہوگی۔

(مولانا) محمد عبداللہ بھکر۔

علماء دیوبند کا مثالی کردار

کبیر والا۔ تنظیم سواد اعظم اہلسنت پنجاب کے ناظم مولانا قاری عبدالحئی عابد نے مدرسہ اسلامیہ عربیہ کے جلسہ سیرت النبی سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

کہ اکابرین علماء دیوبند نے ہر دور میں عوام کی قیادت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تحریک آزادی ہو یا تحریک پاکستان تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ہو یا ۱۹۷۴ء ہر دور میں علماء دیوبند کا کردار مثالی رہا ہے۔

قاری صاحب کے علاوہ مقامی جمعیت کے راہنما مولانا محمد شریف نعمانی اور جمعیت الاخیار باب العلوم کے نائب صدر مولوی محمد شفیع نے بھی خطاب کیا۔ جبکہ جلسہ کی صدارت حافظ عبدالرشید صاحب اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض محمد اسماعیل شجاع آبادی ناظم مدرسہ ہذا نے سر انجام دیئے۔

جلسہ اور شمولیت

شکارپور۔ گذشتہ دنوں قصبہ بیجلہ میں ایک دینی اور اصلاحی جلسہ بسلسلہ نفاذ اسلامی نظام مولانا محمد یعقوب صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر کی صدارت میں منعقد ہوا جلسہ سے خطاب مولانا محمد مراد نائب امیر جمعیت علماء اسلام صوبہ سن[illegible] نے خطاب کرتے ہوئے صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ گذشتہ دور میں کسی حکمران کو یہ جرأت نہ ہو سکی کہ یہ مقدس اعلان کرتا یہ واحد حکمران ہیں جنھوں نے ۱۲ ربیع الاول کو یہ مبارک اعلان کر دیا۔ مولانا صاحب نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے اسلاف کی ایک نشانی ہیں جن کی مدبرانہ سیاست اور قیادت اور مسلسل جد وجہد سے ہمیں یہ مبارک اعلان سننا نصیب ہوا۔ جمعیت علماء اسلام نے ہر دور میں ظالموں کا مقابلہ کیا اور ان کے کارکنوں نے ہر دور میں ہمیشہ خلاف اسلام تحریکوں کا جوانمردی سے مقابلہ کیا فرنگی دور ہو یا تحریک نظام مصطفےٰ ہو علماء حق کی جماعت نے بےشمار قربانیاں دی ہیں۔ مندرجہ ذیل افراد کریم بخش۔ مرید احمد عبدالستار، محمد ابراہیم نے جماعت اسلامی سے استیفیٰ دے کر حضرت عبداللہ درخواستی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے جمعیت میں شمولیت کا اعلان کیا۔

شمولیت چشتیاں

مندرجہ ذیل حضرات نے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔ چوہدری منظور احمد صاحب صدر انجمن تاجران جنرل مرچنٹ۔ چوہدری محمد صادق صاحب نائب صدر انجمن تاجران جنرل مرچنٹ چوہدری جاوید ایڈووکیٹ اور بشیر احمد صاحب سابق صدر بار ایسوسی ایشن چشتیاں ان کی شمولیت پر مولانا بشیر احمد شاد۔ نیاز احمد شاہد۔ رشید احمد۔ سید حبیب اللہ۔ محمد یٰسین نے خیر مقدم کیا ہے۔

خبر کی تردید

قائد آباد۔ انجمن صحافیاں قائد آباد کے صدر سید اعجاز احمد شاہ نے ایک بیان میں اس خبر کی زبردست تردید کی ہے جو گذشتہ دنوں متصلہ کھوہ میں ہونے والی ایک شادی کے متعلق کراچی کے ایک ہفت روزہ میں شائع ہوئی ہے جس میں یہ تاثر دیا گیا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما قاری عبدالسمیع نے ڈھول باجوں کی تقریب میں شرکت کی ہے انہوں نے کہا یہ خبر کسی شرپسند نے میرے نام سے منسوب کر کے چھپوا دی ہے جس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا حقیقت یہ ہے کہ اس شادی کی تقریب میں خلاف شرع کوئی بھی کام نہیں ہوا۔ اور یہ خبر سراسر الزام تراشی اور جھوٹ پر مبنی ہے۔

سید اعجاز احمد قائد آباد نمائندہ اخبارات

خط وکتابت کرتے وقت
خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں
ورنہ تعمیل ہرگز نہیں ہوگی
(ادارہ)

ملک و ملت کی بہتری کیلئے بھرپور کام کیا جائے (مولانا زاہد الراشدی)

جمعیت علماء اسلام کہار منڈی کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا جلسہ کی صدارت امیر جمعیت علماء اسلام کہار منڈی جناب الحاج قاضی مختار احمد صاحب نے کی۔ جلسہ کی کاروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ بعد ازاں علاقہ کے جنرل سکرٹری جمعیت علماء اسلام علامہ عبدالحق مجاہد نے علماء دیوبند کے کارناموں کا ذکر کیا ان کے بعد شاعر جمعیت جناب سعید علی ضیاء نے اپنا پرسوز کلام سنایا بعد میں جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب کے جنرل سیکرٹری قاری نور الحق قریشی ایڈوکیٹ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے حضرات کا ماضی بالکل بے داغ ہے انہوں نے حضرات علمائے دیوبند کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری نشر و اشاعت و جنرل سیکرٹری پاکستان قومی اتحاد پنجاب مولانا زاہد الراشدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس کو اپنا کر دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے مولانا نے کہا مملکت خداداد پاکستان میں مارشل لاء حکومت اور پاکستان قومی اتحاد کی کوششوں سے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان ہو چکا ہے جس کا پورے ملک کے عوام نے خیر مقدم کیا ہے انہوں نے کہا اسلام اتحاد اور یکجہتی کا درس دیتا ہے اور تمام قومی اتحاد کے کارکنوں کا فریضہ ہے کہ اتحاد اور اتفاق سے ملک کی بہتری کے لئے کام کریں انہوں نے کہا کہ بعض لوگ ملک میں انتشار پھیلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں خدا کے فضل و کرم سے انہیں اپنے عزائم میں ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے انہوں نے روٹھے ہوئے ساتھیوں سے پر زور اپیل کی کہ وہ ملک و ملت کی بہتری کے لئے دوبارہ قومی اتحاد میں واپس آجائیں بعد میں جمعیت علماء اسلام کے سرگرم لیڈر ملک محمد اکبر کے مکان پر معزز مہمانوں کو پرتکلف دعوت دی گئی۔

مبارکباد

جمعیۃ علماء اسلام غوث پور شہر کے مقامی کارکن محمد عثمان وگاہی نے ایک بیان میں۔ ۱۲ ربیع الاوّل کے موقعہ پر اسلامی قانون کے اعلان پر قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود مدظلہ اور صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کو دلی مبارکباد دی ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ حضرت مفتی صاحب اور صدر کی سعی جمیلہ سے اس ملک میں اسلامی قانون عملاً نافذ ہوگا۔

جمعیت میں شمولیت

لاڑکانہ دارہ کے ایک بااثر زمیندار اور چھیٹہ ایسوسی ایشن کے صدر جناب نظام الدین صاحب چھیٹہ نے اپنے دوستوں عزیزوں اور رشتہ داروں سمیت جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے اور دوسری طرف شہداد کوٹ کے مشہور سیاسی و سماجی کارکن اور معروف دینی و عوامی رہنما حافظ رسول بخش صاحب بھی اپنے تمام متعلقین سمیت جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاڑکانہ کے رہنماؤں مولانا علی محمد حقانی۔ اللہ بخش عباسی اور محمد اشرف خان ایڈوکیٹ نے ان حضرات کی شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے۔

سیرت کانفرنس

مدرسہ جامعہ فاروقیہ شیخوپورہ میں ایک سیرت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت مولانا خان محمد صاحب اور مولانا .... عبداللطیف صاحب نے کی۔ کانفرنس سے شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان اور مولانا منظور احمد شاہ میاں عبدالرحمن سید عبدالمجید ندیم مولانا عبدالرحیم اشعر سید سلیمان گیلانی امین گیلانی اور عبدالرؤف فاروقی نے خطاب کیا۔

اس کانفرنس سے مخاطب تمام علماء کرام نے سیرت النبی مناقب صحابہ اور محاسن اسلام سے متعلق موضوعات پر تقریریں کیں اور عوام سے مطالبہ کیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ اسلامی قوانین کو اپنائیں اس لئے کہ تمام دینی اور دنیاوی مسائل کا حل صرف اور صرف اسلامی قوانین پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔ اور جس قوم نے مذہب سے اور مذہب کے اصولوں سے فرار اختیار کیا ان قوموں کا نام و نشان اس دھرتی سے مٹا دیا جاتا ہے

شمولیت میرواہ

ضلع میرپور خاص بقر یار کر سندھ کے دیہہ ۲۵۷ کے نمبردار حصل خان۔ فجہ خان۔ روزدار خان و حافظ فتح محمد مولوی کلیم الدین مولوی۔ محمد حسن وجعہ خان نے تقریباً ایک سو افراد کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کی ہے اور مفتی صاحب و دیگر اکابرین جمعیت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ علماء الحق ہی عوام کی صحیح قیادت و رہنمائی کر سکتے ہیں۔

جلسہ میں گڑبڑ کرانے پر مذمت

(کراچی اپ) جمعیت علماء اسلام کراچی شہر کے رہنما امیر زادہ خان سواتی نے گذشتہ دنوں ملتان میں صدر پاکستان قومی اتحاد مولانا مفتی محمود کے جلسہ میں گڑبڑ کرانے پر شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ ایک سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ملتان سنی کانفرنس میں ناکامی کے بعد بھی مذہب کے لبادہ میں ایک گروہ پورے ملک میں گڑبڑ کرا رہا ہے۔ رائیونڈ میں ان کا سیاسی جلسہ

بھی اس سلسلے کی ایک کڑی تھی جس میں انکو زبردست ناکامی ہوئی۔

طاغوتی طاقتوں کا نوٹس لیں

جمعیت علماء اسلام ورقہ اعظم بستی کے امیر جناب قاری حسین احمد صاحب نے اپنا ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ نظام اسلام جو کہ تمام بنی نوع انسانیت کے لئے مکمل ضابطہ حیات ہے اس پر تنقید کرنے والے اور مغربی نظام کو ترجیح دینے والوں کا سختی سے محاسبہ کیا جائے تاکہ آئندہ کسی کو اسلامی نظام پر تنقید کرنے کی جرأت نہ ہوسکے۔

اسلامی نظام کے نفاذ کے اعلان کے بعد بھی طاغوتی قوتیں اسلام کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔ ان کا سختی سے نوٹس لیا جائے

حاجی عبدالعزیز کو صدمہ

پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود صاحب ۱۹ اپریل کو حاجی عبدالعزیز کے بھتیجے عبدالوحید کی وفات پر اظہار تعزیت کے لئے ان کے گھر گئے۔

مرحوم عبدالوحید طویل عرصہ علالت کے بعد ۱۹ اپریل کو ارمی ہسپتال میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ مرحوم جمعیۃ علماء اسلام کے سرگرم رکن حاجی عبدالعزیز کے بھتیجے۔ جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد کے ممتاز کارکنوں عبدالحفیظ۔ عبداللطیف۔ ارشاد الحق مدنی اور عبدالجلیل کے چچا زاد بھائی اور مجلس احرار پاکستان کے بانی رکن عبدالرشید کے فرزند ارجمند تھے ان کی عمر پچیس سال تھی

پاکستان قومی اتحاد کے صدر مفتی محمود مدظلہ مولانا محمد ایوب خان بنوری۔ مولانا محمد امیر بجلی گھر ڈاکٹر فدا حسین۔ مولانا محمد یوسف قریشی۔ نے ایک مشترکہ بیان میں عبدالوحید کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت عطا فرمائے آمین۔

درخواست دعا

گوجرہ۔ ۹ اپریل کی شب کو حضرت حاجی شیر محمد صاحب خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رح کا انتقال ہوگیا ہے۔ جملہ متعلقین اور احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

عقائد اور کردار پر مفت اشتہار

شکر گڑھ۔ تنظیم القاسم اہل سنت والجماعت شکر گڑھ نے علماء اہلسنت والجماعت کا تاریخی کردار تین حصوں پر مشتمل اشتہار چھپوا رکھے ہیں۔ ضرورت مند حضرات دفتر تنظیم القاسم اہل سنت والجماعت شکر گڑھ کے نام ۱.۵۰ روپے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔

اجلاس انتخاب لعل قلعہ ضلع دیر

گذشتہ روز جمعیۃ علماء اسلام میدان تحصیل لعل قلعہ ضلع دیر مجلس عمومی کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت مولوی عبدالواحد صاحب خطیب جامع مسجد بالامیاگا کبڑ میں منعقد ہوا جس میں اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل عہدہ داروں کو آئندہ تین سال کے لئے منتخب کیا گیا

صدر۔ یا امیر مولوی عبدالواحد صاحب خطیب جامع مسجد بالاکبڑ میدان۔

نائب صدر۔ ملک عمران خان صاحب بلوخان سابق نائب صدر۔ این۔ ڈی پی میدان

سیکرٹری جنرل۔ مولانا قاری حکیم اینڈ ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب دارو۔ میدان۔

جائنٹ سیکرٹری۔ سید غلام ربانی جان صاحب سابق رکن۔ این ڈی پی۔ میدان۔

سیکرٹری اطلاعات۔ مولوی فضل مولا صاحب۔ درگئی۔

سیکرٹری مالیات۔ مولوی حبیب اللہ صاحب جگی میدان

سالار۔ جناب ملک درویش خان صاحب سابق رکن این ڈی پی شنگی۔ میدان۔

اجلاس میں قائدین جمعیۃ حضرت درخواستی صاحب۔ اور حضرت مفتی محمود صاحب کی ولولہ انگیز قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا اور ان کی درازی عمر کے لئے دعا مانگی گئی۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام سے متاثر ہو کر سابق چیئرمین پی پی پی حاجی سالک صاحب میدان دارو۔ حاجی ملک محمد عادل خان صاحب دارو۔ و دیگر سینکڑوں لوگوں نے جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کر کے جمعیۃ پر پورے اعتماد کا اظہار کیا۔

مولانا مفتی محمود سے ملاقات

پاکستان قومی اتحاد اور جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما میاں مہدی حیات چیلہ نے عوام پر زور دیا ہے کہ وہ موجودہ حکومت سے بھرپور تعاون کریں کیونکہ موجودہ حکومت نے اس ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ کرکے تاریخ میں ایک سنہری باب کا اضافہ کیا ہے وہ آج واصو آستانہ اپنی قیام گاہ پر قومی اتحاد کے کارکنوں سے غیر رسمی بات چیت کر رہے تھے انہوں نے کارکنوں کو تلقین کی کہ وہ اسلامی نظام کے نفاذ کے تجربہ کو کامیاب بنائیں اور مکمل اسلامی نظام کے نفاذ تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ انہوں نے کارکنوں کو بتایا کہ انہوں نے قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود سے حال ہی میں ملاقات کی ہے اور انہیں اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ پر مبارکباد پیش کی ہے۔ میاں صاحب نے مزید بتایا کہ مفتی صاحب کو انہوں نے اپنے علاقہ کی صورتحال سے آگاہ کیا اور وہاں کے مسائل پر تفصیلی گفتگو کی مہدی حیات چیلہ نے کارکنوں کو بتایا کہ ہمارے لیے بے حد خوشی کی بات ہے کہ مولانا مفتی محمود نے اپنے سعودی عرب کے دورہ سے واپسی پر واصو آستانہ میں آنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ مہدی حیات چیلہ نے مزید کہا کہ میری مولانا مفتی محمود سے ملاقات کے وقت دو وفاقی وزیر میر صبح صادق کھوسو اور محمد زمان خان اچکزئی بھی موجود تھے۔ انہیں ضلع جھنگ کے مسائل سے آگاہ کیا گیا۔ ماسٹر محمد اقبال انجم بھی میاں مہدی حیات چیلہ کے ہمراہ تھے۔

دار العلوم اور مسائل

اس عنوان کے تحت ہم روزمرہ کے مسائل پر مراسلات شائع کرتے ہیں۔ ایڈیٹر کے نام خطوط خوشخط جامع مختصر اور صفحہ کے ایک جانب تحریر ہونے چاہئیں۔ ایسے مراسلے شامل اشاعت نہیں ہوں گے جو کاغذ کے ہر دو اطراف طویل اور جن پر مراسلہ نگار کا مکمل پتہ نہیں ہوگا۔ مراسلات اس پتہ پر بھیجیں: شعبہ دار العلوم و مسائل ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

چھانگا مانگا میں غنڈا گردی!

دو روز قبل چھانگا مانگا کے نیشنل پارک میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں کا نقشہ دیکھ کر ایسا محسوس ہوا کہ یہ پارک تفریح گاہ نہیں ہے بلکہ شکار گاہ ہے۔ ہماری موجودگی میں اسکول کی طالبات ریسٹ ہاؤس سے نیشنل پارک بذریعہ ٹرام پہنچیں تو پارک میں موجود چند نوجوانوں نے ہلڑ بازی شروع کر دی۔ طالبات کے ٹرام سے اترتے ہی کالج کے طلباء جھیل پر موجود پل کا راستہ روک کر کھڑے ہو گئے۔ جونہی طالبات پل پر پہنچیں انہوں نے راستہ دائیں بائیں اور تنگ کر دیا یہاں تک کہ ہر لڑکی کے دونوں کندھے دائیں بائیں کھڑے لڑکوں سے ٹکرانے لگے۔ اسی پر اکتفاء نہ کیا بلکہ لکڑی کے بنے ہوئے پل پر زور زور سے چھلانگیں لگا کر طالبات کو ہراساں کیا گیا اور پھر طرہ یہ کہ ایک پروفیسر صاحب بھی اس کار خیر میں برابر کے شریک تھے۔ اس بیہودگی سے دلبرداشتہ ہو کر طالبات انہیں قدموں واپس چلی گئیں۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایسی تفریح گاہ میں مجھے ایک بھی سپاہی نظر نہیں آیا۔ یہی وجہ ہے کہ جو بھی وہاں جاتا ہے شتر بے مہار بن جاتا ہے۔

اب جبکہ اسلامی نظام کا نفاذ عمل میں آچکا ہے میں گورنر پنجاب جناب جنرل سوار خان سے گذارش کرتا ہوں کہ نیشنل پارک میں مستورات کا داخلہ بند کیا جائے یا پھر پولیس کا انتظام کیا جائے تاکہ عوام الناس تفریح گاہ سے کما حقہٗ فائدہ اٹھا سکیں اور غنڈہ گردی کا خاتمہ ہو۔

حبیب الرحمان تونسوی
فاضل مدینہ یونیورسٹی :: آر۔ اے بازار لاہور کینٹ۔
جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام
آر۔ اے بازار : لاہور چھاؤنی۔

کرایہ زیادہ وصول کیا جا رہا ہے

ہم آپ کے مؤقر جریدہ کی وساطت سے ضلع جیکب آباد سندھ کی انتظامیہ سے پرزور استدعا کرتے ہیں کہ شہر غوث پور سے گندہ کوٹ تک تقریباً دس میل کا فاصلہ ہے اور ٹرانسپورٹ والے کرایہ ڈیڑھ روپیہ وصول کرتے ہیں۔ اس سے قبل اسکے خلاف تحریک چلی تھی جس کے نتیجہ میں ایک روپیہ کرایہ مقرر کیا گیا۔ اب پھر بغیر کسی معقول وجہ کے ڈیڑھ روپیہ وصول کرتے ہیں۔

انتظامیہ سے درخواست ہے کہ اسطرف خصوصی توجہ دے۔

محمد عثمان اوگاہی
گاؤں علی شیر اوگاہی :: متصل شہر غوث پور
ضلع جیکب آباد سندھ

فحش گانوں کی ریکارڈنگ!

انتظامیہ سے التماس ہے کہ اصلاح معاشرہ کے لئے فحش گانوں کی ریکارڈنگ چار دیواری کے باہر ممنوع قرار دیجائے کیونکہ شارع عام فحش گانوں کی ریکارڈنگ کی وجہ سے بے حیائی، فحاشی اور کئی قسم کی بداخلاقیاں پیدا ہوتی ہیں اور اکثر مساجد کے اطراف گھر اور گلیوں میں لوگ ٹیپ ریکارڈ بلند آواز سے بجاتے ہیں اس وجہ سے مساجد میں نمازیوں کی عبادات میں خلل واقع ہوتا ہے

مولوی باز محمد
نواں پنڈ سکھر

موضع کھٹار کے مسائل

میں ترجمان اسلام کی وساطت سے وفاقی وزیر بلدیات حاجی محمد زمان اچکزئی کی توجہ پسماندگان موضع کھٹار کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو راولپنڈی سے سترہ ۱۷ میل دور مری روڈ سے مشرق کی طرف ۹ میل کے فاصلے پر پہاڑوں کے دامن میں واقع ہے۔ موضع کھٹار کی اپنی آبادی ۲ ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ قیام پاکستان سے لے کر آج تک یہ علاقہ تمام بنیادی سہولتوں سے یکسر محروم چلا آرہا ہے۔ ہمارا سب سے بڑا مسئلہ سڑک کا ہے۔ اتنی بڑی آبادی کے لئے صرف دو بسیں ہیں، وہ بھی وقت بے وقت چلتی ہیں۔ بارش کے دنوں میں پختہ سڑک نہ ہونے کی وجہ سے مسافروں کو ۹ میل کا فاصلہ پیدل ہی طے کرنا پڑتا ہے۔ دوسرا مسئلہ بجلی کا ہے اتنی بڑی آبادی اس ترقی یافتہ دور میں بجلی جیسی اہم ضرورت سے محروم ہے۔ رات کے وقت آنے والے مسافروں کو گھپ اندھیرے کی وجہ سے اپنی جان اور مال لٹنے کا خطرہ ہر وقت درپیش رہتا ہے۔

ماسٹر مبارک داد صدر گورنمنٹ پرائمری سکول کھٹار
چوہدری فتح خان قاری فتح دین میانوالوی
خطیب جامع مسجد موضع کھٹار
ڈاکخانہ بھنّی۔ تحصیل مری۔ ضلع راولپنڈی۔

فرقہ واریت کا زہر!

اب جبکہ صدر محترم جناب جنرل محمد ضیاء الحق نے انتخابات کا اعلان کر دیا ہے کچھ عناصر ملکی حالات کو پراگندہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ ملک میں فتنہ و فساد ہوں اور قوم کو آپس میں لڑا کر ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پاکستان قومی اتحاد کے صدر حضرت مولانا مفتی محمود بارہا اعلان کر چکے ہیں کہ جو جماعتیں بھول کر یا غلطی سے اتحاد سے علیحدہ ہو گئی تھی وہ اتحاد میں پھر شامل ہو کر اسلام کو پنپنے کا موقع دیں ورنہ یاد رکھیں اگر اس بار بھی آپ لوگوں نے قوم کو دھوکا دیا تو پھر ملک ہوگا نہ ہم ہونگے۔ اسلام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اسلام کا کچھ نہیں بگڑے گا۔ صدر پاکستان سے میں گذارش کرتا ہوں کہ فرقہ وارانہ تقریر اور لٹریچر پر پابندی لگا دیجائے اور جو بھی کسی مسلمان فرقہ کے خلاف بولے اسکو قرار واقعی سزا دیجائے تاکہ ملک میں امن و سکون ہو۔

حاجی سلیم الدین
ڈسکہ کلاں۔ ضلع سیالکوٹ

اسلامی تاریخ کو رواج دیں

پاکستان کا جھنڈا ۲۷ رمضان المبارک میں بلند ہوا جو کہ اسلام میں یہ مہینہ اور یہ تاریخ بہت متبرک اور بڑی فضیلت کی حامل ہے۔ مگر بدقسمتی سے انگریز کے رنگ میں رنگے ہوئے لوگوں نے "یوم آزادی"

پاکستان ۱۴/ اگست قرار دیا۔

ہمارے ملک میں انگریزی تاریخ کے مطابق ڈائریاں اور کیلنڈر چھپتے ہیں اور عام لوگ خطوط اور گھڑیوں میں انگریزی تاریخ ڈالتے ہیں اور مضمون نویس حضرات جہاں جہاں تاریخ لکھنے کی ضرورت پڑتی ہے تو جھٹ کر انگریزی تاریخ تحریر فرماتے ہیں۔ غرض یہ کہ ہم نے معاملات اور حساب میں سنتِ صحابہ پر انگریزیت کو لاپرواہی سے ترجیح دی ہے۔ میں جمعیۃ علماء اسلام کے معتقدوں، کارکنوں اور ترجمان اسلام کے مضمون نویسوں سے خصوصاً اور عام مسلمان سے عموماً ادب سے گذارش کرتا ہوں کہ خطوط اور مضمون لکھنے میں، دن منانے میں، کیلنڈر اور ڈائری چھپوانے میں اور رسائے شائع کرنے میں غرض ہر چیز میں اسلامی ماہ و سال کی پابندی کریں۔

سنی داد بے نوا خواستی شیخ آباد
معرفت روزہ خان کوکے والا عقب جامعہ مسجد ژوب
بلوچستان

کھو کھے کی منظوری بحال کریں

میں آپ کے مؤقر ہفت روزہ کی وساطت سے جناب محمد زمان خان اچکزئی وفاقی وزیر بلدیات حکومت پاکستان سے مستدعی ہوں کہ بلدیہ ہارون آباد کے ناظم صاحب نے مجھے مؤرخہ ۲۹/۳/۷۹ کو تحصیل آفس کی شمالی دیوار کے ساتھ کھوکھہ نمبر ۱ ۸×۸ فٹ کی منظوری دی اور مؤرخہ ۲۹/۱۰ کو بلدیہ کے ناظم صاحب نے بغیر کسی نوٹس کے منسوخ فرما کر کسی دوسرے شخص کو منظوری دے دی حالانکہ میں نے مبلغ ۔/۲۸ روپے پیشگی کرایہ ماہ مارچ ۱۹۷۹ء بلدیہ کے دفتر میں جمع کروا دیا تھا جس کی میرے پاس بلدیہ کی طرف سے جاری شدہ رسید ہے۔ براہ کرم میری عرض کو مدِ نظر رکھتے ہوئے میری منظوری بحال کروائی جائے۔ محمد شریف کشیدہ کار
فوارہ چوک۔ ہارون آباد۔ ضلع بہاولنگر

طلباء کی سرگرمیاں ❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋ ظفر یٰسین بٹ

مرکزی قائدین کا صوبہ پنجاب کا دورہ بعض وجوہات کی بنا پر ملتوی کر دیا گیا

نئی تاریخوں کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔ کارکن مطمئن رہیں۔

.جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی صدر جاوید ابراہیم پراچہ اور مرکزی جنرل سیکرٹری ندیم اقبال اعوان نے اپنا پنجاب کا تنظیمی دورہ بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر ملتوی کر دیا۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ عنقریب ہی نئی تاریخوں کا اعلان کر دیا جائے گا۔ کارکن تنظیمی کام کو تیزی سے جاری رکھیں۔

لاہور

.جمعیتہ طلباء اسلام ضلع لاہور کے زیر اہتمام تحریک نظام مصطفےٰ کے شہداء کو سلام پیش کرنے کے لیے ایک اجتماع مرکزی دفتر B/۴ شاہ عالم مارکیٹ لاہور میں منعقد ہوا۔ علامہ اکرام القادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شہداء کو خراج عقیدت اس صورت میں پیش کیا جا سکتا ہے کہ ہم اس مقصد کے لیے عملی جدوجہد کریں۔ مولانا سیف الدین سیف نے کہا اس تحریک میں نوجوانوں نے جو قربانیاں دی ہیں۔ وہ ہماری تاریخ کا ایک سنہری باب ہیں۔

.جمعیتہ طلباء اسلام پنجاب کے ناظم صاحبزادہ میاں محمد اکمل قادری نے کہا کہ شہداء نے صرف نظام مصطفےٰ کی سربلندی کے لیے اپنی جانوں کو قربان کیا تھا۔ اور یہ صرف اسلام کے جیالوں کا ہی شیوہ ہے اجلاس سے خالد ٹیپو، محمد ادریس اعوان اور حافظ عبدالرشید نے بھی خطاب کیا۔

انتخاب ضلع میانوالی

صدر ملک محمد اقبال اعوان گورنمنٹ ڈگری کالج میانوالی نائب صدر محمد ایوب بھکر۔ جنرل سیکرٹری رانا غلام قادر گورنمنٹ کالج میانوالی جوائنٹ سیکرٹری عزیز الحسن، سنٹرل ماڈل کالج میانوالی۔ سیکرٹری نشر و اشاعت۔ محمد حسن عسکری سنٹرل ماڈل کالج میاں والی۔ خازن۔ عبدالجلیل بخاری۔

انتخاب خانپور

سرپرست۔ مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی صدر۔ حافظ عبیداللہ۔ نائب صدر۔ سرفراز شاہد ناظم عمومی۔ محمد اختر زاہد۔ ناظم۔ محمد خالد جمیل۔ ناظم نشر و اشاعت خلیل احمد قاسمی۔ اجلاس کے آخر میں خالد حسین بھٹی نے نو منتخب عہدیداروں سے حلف لیا۔

ضلع گجرات

جمعیتہ طلباء اسلام ضلع گجرات کی مجلس عمومی کا ایک اجلاس صوبائی نائب صدر شیخ محمد اکبر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں ضلع کنوینگ باڈی تشکیل دی گئی۔ کنوینر انور علی دہلوی معاونین۔ عبدالقدوس تاج دین۔ چوہدری محمد ریاض۔ قاری محمد شفقت۔

> ### اراکین مرکزی مجلس شوریٰ متوجہ ہوں
>
> .جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا ۲۸ اپریل کو ہونے والا اجلاس ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اب مرکزی شوریٰ کا اجلاس ۵، ۶ مئی کو لاہور میں منعقد ہوگا تمام اراکین نوٹ کر لیں۔ پہلا اجلاس ۵ مئی کو ایک بجے منعقد ہوگا۔
>
> **منجانب:۔ ندیم اقبال اعوان ناظم عمومی**
> جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان

گجرات شہر

کنوینر۔ عبدالقدوس زمیندارہ کالج گجرات معاونین۔ گلزار احمد۔ اعجاز نبی۔

انتخاب اوکاڑہ

صدر۔ غلام حسین فاروقی۔ نائب صدر۔ حافظ محمد عبداللہ۔ جنرل سیکرٹری۔ حافظ تنویر احمد نشر و اشاعت۔ ظہور احمد خازن قاری نصیر احمد۔

ایمن آباد جمعیتہ توڑ دی گئی

.جمعیتہ طلباء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے نائب صدر عبدالوحید شہزاد نے ایمن آباد کا تنظیمی دورہ کیا۔ انہوں نے مقامی تنظیمی صورتحال کو دیکھتے ہوئے ایمن آباد کی تنظیم کو کالعدم قرار دے کر ایک کنوینگ باڈی تشکیل دے دی جو ایک ماہ کے اندر انتخاب کرلے گی۔ کنوینر۔ رانا طارق وحید۔ سیکرٹری کنوینگ کمیٹی شکیل خان۔ معاونین۔ حبیب خان۔ محمد امین۔ محمد سلیم بیگ۔ عارف محمود۔

> .جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کی مجلس عاملہ کا ماہانہ اجلاس مؤرخہ ۵ مئی کو صوبائی صدر محمد ظہیر میر کی صدارت میں مرکزی دفتر B/۴ شاہ عالم مارکیٹ لاہور صبح ۹ بجے منعقد ہوگا
>
> منجانب
>
> **عبدالخالق ندیم ۔ ناظم عمومی**
> جمعیتہ طلباء اسلام ۔ پنجاب ۔